جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝

پشاور
پاکستان

العصر

ماہنامہ

مدیر مسئول
مفتی غلام الرحمٰن

جون ۲۰۰۰ء
ربیع الاول ۱۴۲۱ھ

جامعہ عثمانیہ
نوتھیہ روڈ ــــ پشاور

العصر اور آپ کی ذمہ داری

جن حضرات کی رکنیت کا ایک سال پورا ہو رہا ہے۔ ان سے درخواست ہے کہ نئے سال کے لئے اپنا چندہ مبلغ =/100 : روپے) سالانہ مقامی نمائندگان کے ذریعہ یا بذریعہ منی آرڈر دفتر العصر کو بھیج دیں تاکہ اس کمر توڑ مہنگائی - ناموافق فضا اور ابتدائی حالات کے ہوتے ہوئے العصر اپنا خوشگوار سفر جاری و ساری رکھ سکے۔

چندہ کے اختتام پر اطلاع دینے کے باوجود کسی رکن کی طرف سے زر تعاون موصول نہ ہونے پر (وی - پی) بھیجا جائے گا۔ جس کا وصول کرنا رکن کا اخلاقی اور مذہبی فریضہ ہے۔

ادارہ العصر کے نمائندگان حضرات

1- خان بادشاہ :- سٹور سپروائزر چراٹ سیمنٹ فیکٹری پوسٹ بکس 28 ضلع نوشہرہ
2- مولانا فصیح الرحمان صاحب :- 229/A بلاک [illegible] شاہ کالونی کراچی 28
3- مولانا مفتی محمد کمیل :- منیر برادرز نیو روڈ منگو[illegible]
4- مولانا ضیاء الرحمان :- حبیب جنرل سٹور جان مار[illegible] ...ری بازار جہانگیرہ ضلع نوشہرہ
5- شاہ نواز صاحب :- گاؤں باندہ منیر خان ڈاک خانہ [illegible] نعمت خان ضلع ہری پور ہزارہ
6- حمید خان و ظاہر شاہ :- پاکستان ٹوبیکو کمپنی اکوڑہ خٹک [illegible] شفٹ خوشحال گروپ ضلع نوشہرہ
7- مولانا شمشاد علی صاحب :- ناظم اعلیٰ دارالعلوم سعیدیہ [illegible] ضلع مانسہرہ۔
8- قاضی محمد طیب :- مقام عمرزئی ضلع چارسدہ۔
9- جناب غنی الرحمان :- غنی فوٹو سٹیٹ مل روڈ مردان
10- مولانا خلیل ابلہ حقانی :- مقام روپ کی تحصیل الائی ضلع بٹ گرام
11- مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی :- خانیوال ایک مینار والی مسجد
12- مولانا مفتی محمد زرین شاکر خطیب جامع مسجد صدیق اکبر محلہ پٹھان خیر آباد
13- حاجی محمد حسین - حسین انٹر پرائزز ڈھیری باغبان پشاور
14- مفتی دلبر شاہ - مدرسہ عربیہ اظہار الاسلام پنڈی روڈ چکوال
15- قاری ولی اللہ - خطیب (پی ٹی وی) پشاور

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

ماہنامہ العصر پشاور

مجلس ادارت
مدیر مسؤل
مفتی غلام الرحمٰن
نائب مدیر
مولانا ذاکر حسن نعمانی

مجلس مشاورت
مولانا حسین احمد
مفتی نجم الرحمٰن
قانونی مشیر
نثار خان ایڈووکیٹ

زیر سرپرستی
حضرت مولانا حکیم لطف الرحمٰن صاحب زید مجدھم

جلد نمبر ۶ | شمارہ نمبر ۶ | ربیع الاول ۱۴۲۱ھ | جون ۲۰۰۰ء

فہرست مضامین

آہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی	اداریہ	۲
محاسن القرآن	مفتی غلام الرحمٰن	۷
اسلامی حکومت کے حکام اور عاملین	سید سلیمان ندوی	۱۴
داستان عشق و محبت	از ملفوظات حضرت تھانوی	۲۳
دارالافتاء	مفتی غلام الرحمٰن	۲۵
جذبات ایک قاری	شعیب خان کراچی	۳۱
قارئین کے خطوط	ادارہ	۳۳
ایک مجلس اور تین طلاق	خالد محمود	۳۷
اخبار الجامعہ	مولانا تحمید اللہ	۴۷

پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۹ پشاور صدر - صوبہ سرحد پاکستان فون ۲۷۳۵۶۱-۰۹۱

پبلشر و دفتر: مفتی غلام الرحمٰن نے وحدت پرنٹنگ پریس خیبر بازار پشاور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ العصر جامعہ عثمانیہ، عثمانیہ کالونی نوتھیہ روڈ پشاور صدر سے شائع کیا

بدل اشتراک فی پرچہ ۱۰ روپے / سالانہ اندرون ملک ۱۰۰ روپے بیرون ملک ۲۰ ڈالر کی قیمت

صدائے عصر (اداریہ)

آہ
مولانا محمد یوسف لدھیانوی

تحریک ختم نبوت کے نائب امیر، ممتاز، عالم دین، نامور صاحب قلم اور
العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے قدیم ترین استاذ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
رحمۃ اللہ علیہ ۱۸/ مئی ۲۰۰۰ء بروز جمعرات فیڈرل بی ایریا کراچی کے علاقے
نامعلوم دہشت گردوں کی فائرنگ سے شہید کر دیئے گئے انا للہ وانا الیہ راجعون
تعداد میں درد دین رکھنے والے مسلمانوں نے رات گئے تحفظ ختم نبوت کے امیر
مولانا خان محمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کی اقتداء میں نماز جنازہ میں شرکت
آپ کی وصیت کے مطابق جامع مسجد خاتم النبیین کے سایہ میں آپ کو سپرد خاک
(فرحمه الله عليه رحمة واسعة ان لله ما أخذ وله ما أعطى وكل شئ
باجل مسمی)

اخباری اطلاعات کے مطابق عوامی رد عمل کے طور پر 30 گاڑیوں کو آگ لگا
چار بنک، پانچ دکانیں اور ایک اخبار کا دفتر بھی نذر آتش کیا گیا حضرت مولانا مرحوم کا
کے موقعہ پر اتنا بھاری قومی نقصان ہونا یا کسی شخص کے ذاتی املاک کو نقصان پہنچا
دوسرے المیہ سے کم نہیں حضرت مولانا مرحوم کے متعلقین و متوسلین سے نہ ایسے
کی توقع کی جاسکتی ہے اور نہ ایسے کاموں کو استحسان کی نظر سے دیکھا جاسکتا ہے شرپسند
نے موقعہ سے فائدہ اٹھا کر مجرمانہ حرکت کی جس سے علماء کرام نے لاتعلقی کا اعلان کیا

حضرت مولانا مرحوم غیر سیاسی اور غیر متنازعہ شخصیت تھے فرقہ وارانہ
بجائے اتحاد امت کے علمبردار تھے اکابرین امت کا نمونہ تھے زندگی کے ہر شعبہ میں

نبوی صلی اللہ علیہ کی ترویج کے خواہاں تھے جامعۃ العلوم الاسلامیہ کے ایک فاضل نے بتایا کہ جامعہ کی چاردیواری میں جب کمال اتباع سنت کی بات چلتی تو اساتذہ اور طلباء کا ذہن فوراً آپ کی جانب منتقل ہوتا یہی آپ کے تدین تقوی اور خداترسی کی دلیل ہے کہ اتنی عالمگیر شخصیت ہو کر اخبارات و رسائل سے قلمی تعلق ہونے کے باوجود آپ کی شہادت کے موقعہ پر کسی کو آپ کی زندگی کی تصویر نہ مل سکی کیونکہ آپ تصویر کھچوانے سے منع کرتے تھے بعض اخبارات نے ایک ایسی تصویر شائع کی جو شاید کہیں بے خبری کے عالم میں لی گئی ہے
ہندوستان کی پیدائش اور پنجاب کی رہائش کی وجہ سے آپ خداداد صلاحیتوں کے مالک تھے شاید یہی صلاحیتیں دنیوی مفادات کے تحفظ کا شکار ہو کر ضائع ہوتیں لیکن حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی حسن تربیت اور حضرت مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت کی وجہ سے یہ صلاحیتیں دین کے لئے بروئے کار لائی گئیں جس ماحول میں آپ کی تربیت ہوئی اور جن اکابرین کے سایہ میں آپ نے پرورش پائی یقیناً وہ وقت کی مایہ ناز شخصیات تھیں وہ آزمودہ ہستیاں تھیں ان کی نظروں سے لوگوں کی زندگیاں بدل جاتیں آپ نے ان اکابرین کی محفل و مجلس میں رہتے ہوئے جو کمایا وہ قدم بقدم محسوس ہو رہا تھا آپ نے جان و مال تن من دھن سب کچھ اللہ تعالی کی رضا اور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے لئے وقف کیا چنانچہ اکتالیس کے لگ بھگ آپ نے چھوٹی بڑی کتابیں لکھیں ان میں نصف سے زائد کتابیں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت سے متعلق ہیں بلکہ اگر یوں کہا جائے تو شاید مبالغہ نہ ہو کہ ختم نبوت کے مسئلہ میں تحریری میدان میں آپ سے بڑھ کر کسی نے خدمت نہیں کی آپ نے اردو میں کتابیں لکھ کر اور انگریزی و عربی میں ان کا ترجمہ کروا کر دجال امت غلام احمد قادیانی کے دجل و تلبیس مکاری اور عیاری سے پردہ اٹھایا اور قادیانی کی مجرمانہ زندگی مسلمانوں کے سامنے کھلی کتاب کے طور پر رکھ دی علم دوستی آپ کی شناخت تھی مجھے ذاتی طور پر ایک دفعہ آپ کی خدمت میں حاضری کا موقعہ ملا 1983ء یا 1984ء میں حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی کی رفاقت میں وفاق المدارس العربیہ کی خدمت کے

…میں کراچی جانا ہوا اس وقت آپ کی قدم بوسی کا موقعہ ملا کتابوں کے ایک
درمیان رونق افروز تھے اردگرد مستفیدین کا ایک حلقہ موجود تھا کسی مسئلہ پر بات چیت
تائید کے طور پر اعلام الموقعین کا نسخہ نکالنے لگے اختلاف امت اور صراط مستقیم دیکھنے
دفعہ موقعہ ملا تاہم "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کا جب جنگ اخبار میں ہفتہ وار سلسلہ
پڑا اکثر دیکھ لیا کرتا تھا آپ کی شہادت عالم اسلام کا عظیم المیہ ہے یہ صرف ایک شخص
ایک فرد کا قتل نہیں بلکہ دین کے لئے ایک فعال ادارہ پر شب خون مارنے کے مترادف
آپ کی شہادت سے کئی خانقاہیں اور روحانی مراکز اجڑ گئے جن سے لاکھوں مسلمانوں کی ہدایت
کے فیصلے ہوتے ہیں اور جہاں پر اہل اللہ کی ایک نظر سے لوگوں کی زندگیاں بدل جاتی ہیں آپ
کے جانے سے دنیا کے کونے کونے میں باطل سے برسرپیکار جہادی قوتوں کو عظیم دھچکا
جو رات ودن آپ کے ارشادات کی روشنی میں اپنی سمت متعین کرتے رہے آپ کے جانے
سے شمع رسالت کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں وہ پروانے یتیم ہوگئے جو دنیا کے
کونے کونے میں انگریز کے خود کاشت پودے قادیانی کا تعاقب اپنی زندگی کا گرانقدر سرمایہ
سمجھتے ہیں اور آپ کی رحلت ابناء جامعۃ العلام الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی اور جملہ
وابستگان کے لئے ایک روحانی تعلق کے انقطاع سے کم نہیں جو آپ کو حضرت علامہ
بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے جانے کے بعد عملی میدان میں ان کا جانشین سمجھ رہے تھے۔

آپ کی شہادت مسلمانوں اور خصوصاً علماء کو کئی زاویوں سے غور وخوض کی دعوت
دیتی ہے کیونکہ یہ کوئی ایسا قدم نہیں جو یہاں پر آکر رک جائیگا اس سے قبل حضرت مولانا
ڈاکٹر حبیب اللہ مختار اور حضرت مولانا عبدالسمیع رحمۃ اللہ علیہما کی شہادت کے زخم ابھی تک
تازہ ہیں اور معلوم نہیں کہ دشمنان اسلام آئندہ جا کر کیا کرنا چاہتے ہیں ؟اگر اکابرین امت
ایک ایک کر کے یوں شہید ہوتے رہے تو پھر اس کا نتیجہ کیا رہیگا یہ کسی سے مخفی نہیں علماء دینی
اقدار کے محافظ ہیں ان کے جہد مسلسل سے دین کی رونق قائم ہے ایک عالم دین کا جانا امت
کے لئے ناقابل تلافی نقصان کے مترادف ہے علماء کو سوچنا چاہئے کیا باطل کے حملے کہیں

ہمارے باہمی انتشار اور فرقہ واریت کو ہوا دینے کی وجہ سے تو نہیں ؟اگر کہیں ہمارے باہمی
اختلاف سے فائدہ اٹھا کر دشمنان اسلام یوں دین سے کھیل رہے ہوں تو پھر ہمیں فروعی
اختلافات سے قطع نظر کر کے ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا ہونا ضروری ہے اور کسی جزوی مسئلہ میں
انفرادیت اپنانے کی بجائے پوری امت کی خیر خواہی کا جذبہ اپنا کر ایک بہتر مسلمان کے طور پر
کام کرنا چاہئے تاکہ اسلام کا دائرہ کسی تحدید کے بجائے وسیع ہو اور پوری دنیا میں اسلام کا بول
بالا ہو۔

ایک خدا ترس عالم دین کی شہادت ارباب اقتدار کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے
حکومت خواہ جمہوری ہو یا فوجی اور یا کسی ڈکٹیٹر کی ہو ہر حالت میں عوام کی جان ومال کی حفاظت
اس کی اولین ذمہ داری ہے جس حکومت میں عوام کی جان محفوظ نہ ہو تو اس کو حکمرانی کا حق
حاصل نہیں۔عجیب بات ہے کہ ربع صدی سے زائد عرصہ سے کراچی کے حالات دگرگون
ہیں آئے دن قیمتی جانیں قتل کی جاتی ہیں بلکہ کچھ وقت سے پورے ملک میں دہشت گردی کا
بازار گرم ہے لیکن صرف موجودہ حکومت نہیں بلکہ کسی حکومت نے آج تک اس مسئلہ کو حل
کرنے میں سنجیدگی سے کوشش نہیں کی جس قتل سے انتظامیہ جان چھڑاتی ہو اور کسی مرحلہ
میں تحقیق کا ارادہ نہ رکھتی ہو تو اس کے لئے یہ بیان کافی ہوتا ہے کہ قتل دہشت گردوں کے
نام چسپاں کر کے بے فکر بیٹھ جاتے ہیں ہمارے حکمرانوں کی بے بسی اس سے واضح ہے کہ
حضرت مولانا مرحوم کی تعزیت کے موقعہ جب چیف ایگزیکٹو تشریف لائے تو فرمایا ہماری
ایجنسیاں اتنی متحرک نہیں کہ ہم قاتلوں کی فوری گرفتاری کا وعدہ کریں ہماری سول اور فوجی
انتظامیہ بھرپور کوشش کریگی جب ایجنسیاں ذمہ داریاں نبھانے سے قاصر ہوں تو پھر یہ کس
بیماری کی دوا ہے۔

یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم ملک کے ہر مسئلہ کو سیاسی مصلحت کی نظر سے دیکھتے ہیں
پچیس سال سے زائد عرصہ سے کشت خون کا بازار گرم ہونے کے باوجود (حکومتیں اس میں
مصلحت پسندی کا شکار ہیں مجرموں پر محض اس وجہ سے ہاتھ نہیں ڈالا جاتا ہے کہ کہیں

Scanned with CamScanner

حالات خراب نہ ہوں حالانکہ مجرموں کی ادنی حوصلہ افزائی اپنے اقتدار کو کرار...
مترادف ہے۔ ہمارے حکمرانوں کو یہ مسئلہ سر فہرست رکھنا چاہئے جب تک ملک...
تحفظ نہ ہو تو کسی ایک منصوبہ کی کامیابی کی توقع نہیں کی جاسکتی اقتصادی مشکلات...
معاشی بحران اس کیلئے تمام منصوبے اس وقت نتیجہ خیز ثابت ہونگے جب اس ملک...
وامان ہو۔ ورنہ یہ ملک ہر وقت کسی نہ کسی بحران کا شکار ہو گا۔

حکومت کو چاہئے کہ اس پر ایک نئے نہج پر کام شروع کرے تحقیقی اور...
معاونت حاصل کرے ان وجوہات اسباب و عوامل کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کرے...
وجہ سے یہ حالات رونما ہوئے ہیں سیاسی مصلحت سے قطع نظر جو بھی اس میدان میں...
ثابت ہو ان سے سختی سے نمٹا جائے

ہمارے ملک کے حالات افغانستان سے بدتر نہیں وہاں پر روس اور امریکہ کے...
اسلحہ کے ڈھیر لگے ہوئے تھے بیس سالہ گوریلا جنگ کی وجہ سے ہر شخص جدید اسلحہ کے...
استعمال میں پوری مہارت رکھتا تھا کسی کو حالات درست ہونے کی امید نہیں تھی لیکن...
دیکھا کہ طالبان نے اس معاشرہ میں کیسے امن قائم کیا اور آج پوری دنیا میں افغانستان...
کمی کے میدان میں سر فہرست ہے محض اسلامی ریاست کے قیام کی وجہ سے پوری دنیا...
ہے اور اقتصادی مقاطعہ کا شکار ہے لیکن غربت وافلاس کے باوجود وہاں پر جان...
حفاظت مثالی ہے اگر ہمارے ملک میں ارباب اقتدار کرسی کے تحفظ سے قطع نظر...
تعالی کی مخلوق کی خیر خواہی کے جذبہ سے اس میدان میں کام کریں تو کوئی وجہ...
حالات پر قابو نہ پایا جاسکے۔

خدا کرے کہ حضرت مولانا کی شہادت پوری انتظامی مشینری کے لئے...
ثابت ہو اور اس سے تعمیری سوچ پیدا ہو۔ اللہ تعالی مرحوم کو جنت فردوس نصیب...
آپ کے خاندان، متوسلین و مقتدین، جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے...
اساتذہ اور حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر کو صبر جمیل نصیب فرمائے آمین...

والعصر ان الانسان لفی خسر

محاسن القرآن

یبنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم واوفوا بعھدی اوف بعھدکم و ایای فارھبون o وامنوا بما انزلت مصدقا لما معکم ولا تکونوا اول کافر بہ ولا تشترو بایتی ثمنا قلیلا وایای فاتقون o ولا تلبسو ا الحق بالباطل وتکمتواالحق وانتم تعلمون o واقیمو الصلوۃ واتوا الزکوۃ وارکعوا مع الراکعین o

ترجمہ:- اے اولاد یعقوب! ذرا میری وہ نعمتیں تم یاد کرو جو تم کو میں نے بخشی تھیں، اور تم میرے ساتھ کئے ہوئے عہد کو پورا کرو میں بھی تمہارے ساتھ کئے ہوئے عہد کو پورا کروں گا اور مجھ ہی سے تم ڈرا کرو۔ اور ایمان لاؤ اس کتاب پر جو میں نے **بھیجی** ہے۔ یہ تصدیق کرنے والی ہے اس کتاب کی جو تمہارے پاس ہے۔ (اور خیال رکھو) سب سے پہلے تم اس کتاب سے انکار کرنے والے نہ بنو۔ اور میری آیتوں کو تھوڑی سی قیمت لیکر مت بیچو۔ اور مجھ ہی سے تم ڈرا کرو۔ سچ میں جھوٹ نہ ملایا کرو اور جان بوجھ کر حق کو نہ چھپایا کرو۔ نماز قائم کروز کواۃ دیا کرو۔ اور جو لوگ میرے دربار میں جھکتے ہیں تم بھی ان کے ساتھ ہو کر جھکتے رہو۔

محاسن :-

یاایھاالناس اعبدوا آیت نمبر ۲۱۔ سے پوری مخلوق سے خطاب عام تھا روحانی اور مادی انعامات یاد دلا کر ایمان لانے کا مطالبہ کیا گیا یہاں آیت ۴۷ سے خطاب خاص شروع ہو رہا ہے چونکہ سورۃ بقرہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس لئے مدینہ منورہ کے قرب و جوار میں رہنے والی قوم "یہود" سے خطاب کی ضرورت پڑی۔ یہ قوم آبائی علاقہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں اس لئے ڈھیرے ڈالے ہوئے تھے کہ آخری زمانہ میں مبعوث ہونے والے پیغمبر کا ساتھ دے سکیں۔ "اھل کتاب" ہونے کی وجہ سے عرب پر ان کا خاص رعب تھا اور معاشرہ میں دانشور قوم کی حیثیت سے مشہور تھے۔ جہلاء عرب کسی علمی میدان میں ان

سے آگے نہیں جاتے بلکہ ان کا قول و فعل اور کردار بطور مثال پیش کرتے رہے- یہاں سے
لیکر آیت /۱۲۳ تک ان کے کردار سے پردہ اٹھایا جارہا ہے تاکہ ہٹ دھرمی سے باز آکر ایمان
لائیں- تاہم سات آیات یعنی پانچویں رکوع میں ابتدائی طور پر یہود کو اصلاحی پروگرام دیا جا رہا
ہے- جو در حقیقت صدق دل سے ایمان لانے کی دعوت ہے- اور بعد ازاں تفصیلی حالات
بیان ہوں گے-

اصلاحی پروگرام کی ایک جھلک

یہود کے لئے خصوصی طور پر تشکیل پانے والا اصلاحی پروگرام آٹھ اوامر اور چار
نواہی پر مشتمل ہے اگر یہود اس پر عمل کرنے کے لئے میدان میں اتریں تو اس میں ان کی
نجات مضمر ہے- آٹھ اوامر

(۱) اذکروا نعمتی - تم اپنے اوپر اور اپنے اباؤاجداد کے اوپر میرے انعامات کو نہ بھولو-

(۲) اوفوا بعهدی - میرے ساتھ کئے ہوئے معاہدہ کا لحاظ رکھو-

(۳) ایای فرهبون - خاص مجھ ہی سے ڈرا کرو-

(٤) امنوا - ان کا تقاضا ہے کہ ہٹ دھرمی سے باز آکر ایمان لاؤ

(٥) اقیموا الصلوة - نماز باقاعدگی سے قائم کرو-

(٦) اتوا الزکوة - مال میں میرے مقررہ حصہ کو ادا کرو-

(۷) وارکعوا - میرے سامنے جھکنے والوں سے ملکر جھکو-

(۸) واستعینوا - اگر کہیں مشکلات پیش ہوں تو نماز اور صبر کے سہارے سے مجھ سے مدد
طلب کرو-

چار نواہی-

(۱) لاتکونوا اول کافر به - کفر کی بنیاد رکھنے والے نہ بنیں-

(۲) لا تشتروا بایتی ثمنا قلیلا - میرے دین کے مقابلہ میں اس حقیر دنیا کو ترجیح نہ دو

۲۳۱

(۳) لا تلبسو الحق - باطل کو حق کا لباس پہنا کر دھوکہ نہ دو-
(٤) تکتموا الحق - حق چھپانے سے باز آجاؤ-
...ایسا اصلاحی پروگرام ہے - اس کو لیتے ہوئے یہود اپنی کھوئی ہوئی طاقت بحال کر سکتی ہے-
...ق دل سے ایمان لا کر قوم کی قیادت کی باگ ڈور سنبھال سکتی ہے-

...امات الٰہی اور یہود

اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں ہیں انسان ہر
...ن سے اپنے خالق کی کرم نوازی اور احسان میں گھرا ہوا ہے- لیکن یہود کے آباؤاجداد پر
...خاص مادی اور روحانی احسانات تھے جن کا تذکرہ آئندہ آیات میں ہو رہا ہے- یہاں پر
...طور پر ان سے انعامات کی یاد دہانی کا مطالبہ کیا گیا ہے- اگرچہ زبانی طور پر انعامات کو یاد
...اور اپنے محسن کے سامنے اس کا شکریہ ادا کرنا بڑی چیز ہے لیکن اس میں قوت اس وقت
...ہوتی ہے جبکہ دل میں اپنے محسن کے ادائے شکر کا حسین جذبہ کار فرما ہو - دل میں
...ن بیٹھ جانے پر جسم کے دوسرے اعضاء پر اس کے اثرات ظاہر ہوں گے اس لئے یہاں
...ذکرو" سے "ذکر قلبی" مراد لینا زیادہ مناسب ہے-

...ہدہ کی **حقیقت** - یہود سے ایفائے عہد کے مطالبہ کرنے پر اللہ تعالیٰ اپنی
...ن کے دروازے کھولنے کی خوشخبری سنا رہے ہیں - تم میرے ساتھ کئے معاہدے
...ا کرو میں تمہارے ساتھ کئے ہوئے معاہدہ کو پورا کروں گا - اللہ تعالیٰ نے یہود سے
...طور پر ان کے آباء واجداد یا انبیاء علیهم الصلوة والسلام کے ذریعہ کئی معاہدے کئے تھے
...ہر ایک کے مراد لینے کا احتمال موجود ہے لیکن زیادہ بہتر یہ ہے کہ اس سے وہ باہمی
...ہدہ مراد لیا جائے جس کا تذکرہ سورۃ مائدہ کی آیت /۱۲ میں ہو رہا ہے اس کی رو سے بنی
...ائیل سے یہ معاہدہ ہوا تھا - اگر یہ لوگ نماز و زکواۃ کی پابندی کر کے انبیاء کی دعوت پر لبیک
...کر ایمان لائیں اور پھر ان کے شانہ بشانہ لڑیں اور اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے ہر قسم کی جانی

Scanned with CamScanner

اور مالی قربانی سے دریغ نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کے تمام گناہ بخش دیں گے اور قیامت میں ان کو
جنت سے نوازیں گے

گویا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے موجودہ یہود کو ان کے باپ دادا پر کئے ہوئے
انعامات یاد دلا کر معاہدہ کی پاسداری کا مطالبہ کیا لیکن یہ تب ہوگا جب دل میں اللہ تعالیٰ سے
ڈرنے کی حقیقت موجود ہو اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا خاص مجھ ہی سے ڈرا کرو ہٹ دھرمی
سے باز آکر میرے پیغمبر پر ایمان لاؤ۔ اور میں نے جو کچھ اس کے ذریعہ اتارا ہے اس کو مانو
کیونکہ یہ ایسی ناقابل انکار حقیقت ہے جس میں تمہاری کتاب " توریت " کی تصدیق موجود
ہے تمہیں جس نبی کی پیشگوئی کی گئی تھی یہی پیغمبر اس کا مصداق ہے۔ نیز قرآن نے یہ اعلان
کیا کہ توریت اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتاب ہے اس کے ہوتے ہوئے تمہیں انکار کی کوئی
وجہ نظر نہیں آتی۔ یہود چونکہ تعلیم یافتہ تھے ان کو دیکھ کر لوگ اپنی زندگی کے سفر کی راہ
متعین کرتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے پیغمبر سے انکار کرکے دوسرے لوگوں
کے کفر کے لئے سبب مت بنو یہ لوگ تمہیں دیکھ کر کفر کریں گے۔

یہود کے انکار کی بنیادی وجہ ۔ یہود کے علماء اس حقیقت سے آگاہ تھے کہ
حضرت موسی علیہ السلام جس پیغمبر کی بعثت کی خوشخبری سنا چکے ہیں اور توریت میں جس
پیغمبر کی صفات بیان ہوئی ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی رسول ہیں لیکن
اس کے باوجود یہ لوگ ایمان لانے کے لئے تیار نہیں تھے کیونکہ یہ لوگ اس انتظار میں تھے کہ
یہ آخری پیغمبر ہمارے خاندان اولاد اسحاق میں پیدا ہوگا اس خوش فہمی میں مبتلا ہو کر ان لوگوں
نے مدینہ منورہ کو اپنا مسکن بنایا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اپنا آخری پیغمبر اولاد اسماعیل میں بھیج
کر مکہ سے آپ کا انتخاب فرما کر مدینہ منورہ میں آپ کو پناہ دی یہ یہود کی برداشت سے باہر تھا
اور یہ لوگ ماننے کے لئے تیار نہیں تھے کہ نبوت کا یہ مقدس سلسلہ اولاد اسحاق سے منتقل
ہو کر اولاد اسماعیل میں چلا جائے یہی ان کے انکار کی بنیادی وجہ رہی ضد اور ہٹ دھرمی پر اتر
کر دین کی مخالفت میں اتنے آگے بڑھے کہ مذہب اور اخلاق کی اقدار کو پائے مال کیا۔ اللہ تعالیٰ

کی مقدس کتاب میں پیغمبر کی جو پیشگوئی کی گئی تھی اس میں تحریف کرنے لگے ان کی تمام تر یہ
محض اس لئے تھی کہ دنیاوی مفادات کو زد نہ پہنچے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے
پیغمبر کی صفتیں چھپا کر ایمان لانے سے انکار کرکے دنیا کو ترجیح نہ دو۔ ایمان کے مقابلہ میں تمام
دنیا کی کوئی اہمیت نہیں مفاد پرستی سے بچنے کا واحد ذریعہ میرا خوف ہے اس لئے خاص مجھ سے
ڈرتے رہو۔

مفسرین کرام فرماتے ہیں جہاں پر عوام سے ایمان لانے کا مطالبہ تھا ان کو "ایای
فارھبون " کہہ کر ڈرنے کی تاکید کی گئی اور جب علماء سے رشوت خوری، تحریف اور
تلبیس سے باز آکر ایمان لانے کی تاکید کی گئی تو ان کو "وایای فاتقون " کہہ کر ڈرایا
گیا۔ اگرچہ دونوں جگہوں میں ڈرنے کا معنی ایک ہے۔ لیکن پھر بھی دونوں میں باریک فرق
ہے کہ "رھب" سے خوف العقاب مراد ہو کر اس کا تعلق عوام سے ہے جبکہ " تقوی "
سے وہ ڈرنا مراد لیا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال سے ہو جس کا تعلق دل سے ہے اس
سے اندازہ ہوتا ہے کہ عوام کی نسبت سے خواص پر زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔ یہود کے
علماء اپنی بے دینی کی حرکات سے اس وقت باز آئیں گے جب ان کے دل میں بات بیٹھ جائے۔

دینی خدمات پر اجرت کا مسئلہ ۔ " ولا تشتروا بایتی ثمنا قلیلا "
کے ضمن میں مفسرین نے دینی خدمات پر اجرت کے مسئلہ کی طرف اشارہ کیا ہے متقدمین
احناف کے علاوہ دیگر ائمہ تو ابتداء ہی سے دینی خدمات پر اجرت لینے کے جواز کے حق میں
تھے لیکن اکابرین احناف اس کے قائل نہیں تھے یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کہ ایک شخص اپنی دینی
ذمہ داریاں ادا کر کے لوگوں سے اس کا معاوضہ طلب کرے بلاشک یہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا
کمال تقوی اور نہایت دور اندیشی تھی۔ دینی خدمات مثلاً تعلیم قرآن۔ امامت اذان وغیرہ ایسی
ذمہ داریاں ہیں جس سے مسلمان جان نہیں چھڑا سکتا ہے۔ اس لئے اس کا معاوضہ اللہ تعالی
دے گا خالق کو چھوڑ کر مخلوق سے نیکی کے کاموں کی اجرت طلب کرنا مسلمان کا شیوہ نہیں
فقہاء کی ان آراء کو " حدیث قوس " اور " حدیث لدیغ " کی روشنی میں متاخرین نے پر ایک

Scanned with CamScanner

مکتب فکر نے اپنے نقطہ نظر پیش کرنے میں دیدہ دلیری سے کام لیکر احادیث کی روشنی میں
واضح صورت پیش کی۔

لیکن فقہائے احناف نے حالات کی نزاکت کا احساس کرکے جب مسلمانوں میں
علمی اور عملی انحطاط کا مشاہدہ کیا تو حالات کی روشنی میں اکابرین کی رائے پر نظر ثانی کی
ضرورت محسوس کی اور کہنے لگے کہ اکابرین کے وقت کے حالات، بعد والے حالات سے
مختلف تھے اس وقت علم دوستی اور دین کی قدر دانی کی وجہ سے علماء، فضلاء اور دین کی خدمت
سے وابستہ شعبوں کے رجال کار کے لئے خلیفہ کی طرف سے باقاعدہ وظائف مقرر تھے اور
اس پر گزارہ کرتے تھے اس لئے اکابرین نے کسی معاوضہ کے جواز کی ضرورت محسوس نہیں
کی علاوہ ازیں اکابرین کی جفاکشی اور محنت کی یہ حالت تھی کہ وہ لوگ دین کی خدمت کے
ساتھ ساتھ جزءوقتی طور پر کسی پیشہ سے وابستہ رہ کر گزراوقات میں کوئی خاص دقت محسوس
نہیں کرتے۔لیکن بعد میں حالات یکسر بدل گئے خلفاء اور امراء دین سے دور بھاگتے رہے
علماء اور فضلاء کی طرف توجہ کی ضرورت محسوس نہیں کی اور علماء کی ذمہ داریاں اور دینی
مشاغل اتنے بڑھ گئے کہ کسی متبادل روزگار تلاش کرکے اس پر توجہ ان کی دینی خدمات کے
لئے رکاوٹ بنتی۔اس لئے متاخرین فقہاء کے لئے جواز پر فتوی دینے کے سوا اور کوئی چارہ
نہیں رہا۔اس لئے امامت، تدریس، اذان دینے یا کسی دوسری دینی ذمہ داری نبھانے پر اگر کسی
شخص کو اجرت دی جائے تو یہ جائز ہے" ولا تشتروا بایتی "کے ضمن میں نہیں آتا جس
کی حرمت پر قول کیا جاسکے۔

لیکن کیا دینی ذمہ داریوں کے نبھانے پر اجرت لیکر ثواب ہوگیا نہیں؟ یہ مسئلہ قابل توجہ ہے
اس میں کوئی شک نہیں کہ دین کو گزراوقات کے لئے بطور پیشہ بنانا قابل تحسین اقدام نہیں
دینی کاموں کو بطور پیشہ اپنانے سے اخلاص باقی نہیں رہتا۔جو دینی کاموں میں بنیادی حیثیت
رکھتا ہے لیکن ایک شخص کو دینی خدمات کے عوض کسی معاوضہ دینے سے اس کے اخلاص کا
متاثر ہونا ضر... ی نہیں ہمارے ... رہ میں رہتے ہوئے حالات کسی سے مخفی نہیں دنیوی

...وابستگی پر ملازم کو مراعات و ترغیبات کی طویل فہرست پیش کر کے ہر قسم کی
سہولیات دی جاتی ہیں لیکن کسی دینی ادارہ میں تدریسی خدمات یا مسجد میں امامت و خطابت پر
...ایک اعلی تعلیم یافتہ شخص کی جو خدمت کی جاتی ہے وہ معاشرہ میں ایک ادنی درجہ کے
...زم کی مراعات سے کم ہوئی ہے اس کے باوجود ایک عالم فاضل شخص دنیوی مفادات کو
...ت کی نظر سے دیکھ کر دین کی خدمت کے لئے کمر باندھ لے یہ ایسا اخلاص ہے جو کسی
...ی حق خدمت ملنے سے متاثر نہیں ہوتا دینی خدمات میں جب کام منظور نظر ہو تو مشاہرہ
...ات میں کمی وزیادتی سے یہ متاثر نہیں ہوتا ہے یہی اس کے خلوص کی نشانی ہے تاہم اگر
...خدمات میں اجرت منظور نظر رہے تو جواز کی گنجائش کے باوجود اخلاص کا دعوی کرنا خوش
...ی کے سوا کچھ نہیں۔

آیت نمبر ۴۱ / ۴۲ میں یہود کی دھوکہ بازی سے پردہ اٹھایا گیا یہ ایسے لوگ ہیں جو
...بے دینی کو حق کا جامہ پہنا کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور جو حق بات ہو وہ لوگوں سے
...دنیوی مفادات کے تحفظ کی خاطر چھپاتے ہیں۔حالانکہ خود یہ جانتے ہیں کہ ہماری یہ
...ناجائز ہیں۔دنیوی مفادات کے تحفظ کے لئے دینی اقدار کو مجروح کرنا وہ قبیح حرکت
...یہود کا خاصہ رہا اس سے کسی ایک خرابی تک محدود رہنا مشکل ہے بلکہ اس سے مختلف
...کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں چنانچہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں دنیا کی
...تمام برائیوں کی جڑ ہے۔اس لئے اللہ تعالی نے یہود سے فرمایا ان کمزوریوں کے ازالہ
...لئے تم نماز باقاعدگی سے ادا کرو۔مال میں مقررہ حصہ زکوۃ یا عشر کے نام ادا کرتے رہو۔
...دوسری امتوں میں بھی نماز کی حقیقت موجود تھی لیکن امت محمدی کی نماز میں جو ادا ہے
...تعالی کو بہت پسند آیا خاص کر رکوع اور سجدہ میں مسلمان اللہ تعالی کے دربار میں اپنی ہستی
...اور خشوع وخضوع کا جو اعلی نمونہ پیش کرتا ہے دوسرے ادیان میں اس کا ملنا مشکل ہے اس
...اللہ تعالی نے فرمایا رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔یعنی جن کی نماز میں رکوع
...مسلمانوں کے ساتھ ہم آہنگی اور یکجہتی کا مظاہرہ کرو۔

Scanned with CamScanner

اسلامی حکومت کے حکام اور عاملین

علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ

ذیل میں ہم علامہ سید سلیمان ندوی کا وہ خطبہ درج کرتے ہیں جو موصوف نے ۱۵ اگ... ۱۹۵۱ء کو مظفر آباد میں آزاد کشمیر کے افسران اور دیگر عملہ کے سامنے دیا

حمد و ثنا کے بعد

قال الله تعالىٰ : واذا حكمتم بين الناس ان تحكموا بالعدل (پ ۵، سورۃ نساء ٤، آیت ٥٨)

حضرات! آج آپ صاحبوں کو یہاں ایک سرکاری دفتر کے اندر مجتمع دیکھ کر بہت خوش ہوا... اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی نصرت فرمائیں۔

بہترین حکومت:

کراچی میں میری بڑی تمنا تھی اور یہی جی چاہتا تھا کہ سرکاری ملازمین کی کوئی مجلس ہوتی ... سے میں کچھ کہتا۔ مگر میری یہ تمنا وہاں پوری نہ ہوئی۔ لیکن بحمد اللہ کہ میری یہ تمنا ... پوری ہوئی اور آج مجھے سرکاری ملازمین کے سامنے تقریر کرنے کا موقع ملا جس کی وجہ ... ہوگی کہ آپ جن کی نگرانی میں کام کر رہے ہیں وہ آپ کی اصلاح، اخلاقی پاکیزگی اور اچھائی ... فکر کر رہے ہیں اور وہ دل سے چاہتے ہیں کہ ان کے عمال، دیانت، امانت، احساس ذمہ دار... اور پاکیزہ اخلاق کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کریں اور کسی حکومت کی یہی سب سے ... سعادت مندی اور خوش بختی ہے کہ وہ اپنے اندر اصلاحی روح رکھتی ہو اور اس کے لئے ... اپنے ماتحتوں اور رعایا کی سیرت، کردار اور اخلاق کی درستی کی اہمیت پر یقین رکھتی ہو اور اس ... کے لئے بھی وہ ویسی ہی کوشش کرتی ہو جیسی کہ وہ شہری نظام اور امن وامان کے لئے کرتی ہے ... اور صحیح بات تو یہ ہے کہ شہری انتظام کی خوبی اور امن وامان کی بحالی بھی زیادہ تر رعایا اور ملازمین ... کے کردار کی بہتری اور اخلاق کی عمدگی پر منحصر ہے۔

آیت بالا کا وسیع مفہوم:

... نے آغاز کلام جس آیت پاک سے کیا ہے وہ سورۃ النساء کی ایک آیت ہے جس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ "جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو" فیصلہ کرنے کے لفظ سے صرف یہ نہ سمجھا جائے کہ اس کا تعلق صرف عدالت کی کرسی پر بیٹھنے والے حاکم سے ہے بلکہ اس کا تعلق حکومت کے ہر فرد اور رکن سے ہے۔ حکومت کے ہر فرد کا تعلق باشندوں کے معاملات اور کاموں سے پڑا کرتا ہے اور ہر ایک کو ہر معاملہ اور ہر کام کے وقت اس معاملہ اور کام کے متعلق فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ہر معاملہ اور ہر کام کے متعلق حاکم کو قلم اٹھاتے ہوئے انصاف کرنا چاہیے۔ اسی طرح تقررات کی مجلس کے ہر رکن کو انصاف کے ساتھ امیدواروں کے متعلق رائے دینی چاہیے۔ کلرکوں اور ماتحت کارگزاروں کو اسی انصاف کے ساتھ نوٹ تیار کرنا چاہیے۔ پولیس کو اسی انصاف کے ساتھ کام کرنا چاہیے، غرض رئیس حکومت اور وزراء سے لے کر کلرکوں اور سپاہیوں تک ہر ایک کو اپنے اپنے دائرہ میں انصاف پر کاربند ہونا چاہیے۔ یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ یہ انصاف صرف حاکموں، ججوں اور مجسٹریٹوں کو کرنا چاہیے بلکہ ہر ایک ملازم حکومت کو اپنے اپنے دائرہ میں انصاف کا پابند ہونا چاہیے۔ اسی سے حکومت کی نیک نامی بلکہ قیام اور بقا منحصر ہے۔ دوستوں کی دوستی، عزیزوں کی عزیزداری، دشمنوں کی دشمنی، دولت مندوں کی دولت مندی، طاقت والوں کی طاقت، کوئی چیز آپ کو انصاف کی حد سے باہر نہ لائے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ علیہ عنہ نے اپنی خلافت کی پہلی تقریر میں فرمایا تھا کہ تم میں سے قوی میرے نزدیک ضعیف ہے جب تک اس سے حق نہ لیا جائے اور تم میں سے ضعیف میرے نزدیک قوی ہے جب تک اس کا حق اس کو نہ دلایا جائے۔

آیت بالا میں لفظ ناس بھی غور کے قابل ہے یہ نہیں کہا گیا کہ اس انصاف کا لحاظ

Scanned with CamScanner

...صرف مسلمانوں کے درمیان کرو بلکہ فرمایا گیا کہ لوگوں کے درمیان کرو، جس میں مسلم غیر مسلم سب داخل ہیں۔ انصاف اور قانون کی نظر میں سب کو مساوات اور یکسانیت حاصل ہے اور اسی سے اسلامی حکومت کی اصل خصوصیات نمایاں ہو سکتی ہیں۔

ملازمین حکومت کے اعضاء ہیں:

حضرات! حکومت اگر ایک جسم ہے تو اس کے سارے ملازمین اور چھوٹے بڑے افسر اس کے اعضاء جوارح ہیں۔ اگر حکومت کی کوئی مجسم شکل ہوتی تو اس کے ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان اور ناک وغیرہ یہی لوگ ہوتے۔ جو کانسٹیبل اور کلرک سے لے کر وزراء تک ہوتے ہیں۔ حکومت کی اچھائی اور برائی انہیں لوگوں کی اچھائی اور برائی سے ہوتی ہے۔ اگر عوام لوگ ان سے اذیت اور دکھ محسوس کرتے ہیں تو حکومت بری کہلائی گی اور اگر عوام کو ان سے راحت واطمینان حاصل ہو تو حکومت اچھی کہلائے گی۔

راحت کثرت آمدنی میں نہیں، قلت مصارف میں ہے:

عام طور پر ملازمین ایک نہایت معمولی اور افسوسناک ذہنیت کا شکار رہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہمیشہ ان کو اس کی فکر رہتی ہے کہ ان کی تنخواہ زیادہ سے زیادہ ہو اور آمدنی کا دروازہ کشادہ رہے کہ ان کے لئے راحت و آسائش کے سامان مہیا رہیں۔ کار ہو، شاندار مکان ہو، عمدہ سوٹ ہو، لیکن یہ حقیقت ہے کہ راحت و آسائش کا اصل مقام ان سارے تصورات سے بہت دور ہے۔ تنخواہ کی ترقی عموماً اضافہ مصارف کی موجب ہوتی ہے۔ اہل وعیال کے بجائے یہ روپیہ فیشن پرستی پر خرچ ہوتا ہے اور وہ اپنی زائد آمدنی چائے، سگریٹ، بیڑی، سینما اور بیہودہ اخراجات پر خرچ کرتا ہے۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ضروری مصارف حیات کے بجائے اس قسم کی آمدنیاں مسرفانہ مصارف ہی میں خرچ ہو جاتی ہیں اور مسرفانہ مصارف کا سلسلہ مزید مسرفانہ مصارف کا باعث بن جاتا ہے۔ چھوٹے ملازموں سے لے کر بڑوں تک کا یہی حال ہے، اس لئے راحت کی اصلی راہ قناعت کے ساتھ اپنے غیر ضروری مصارف کا گھٹانا

ہے ان کا بڑھانا مزید آمدنی کا طالب ہونا پھر اسکی صورت یا قرض ہے یا ناجائز صورت رزق، جس سے نہ صرف ملازمین کی تباہی ہوتی ہے، بلکہ پوری ملت کی تباہی ہوتی ہے۔ غور کیجئے کہ اگر کسی کو اپنے ایک کار کے باعث اگر کوئی خوشی ہے تو دوسرے کے پاس دو ہوں گی اور اس سے بھی بہتر تو دوسرے کا یہ حال دیکھ کر پہلے کو اپنے آپ پر اور اپنی حالت پر پھر افسوس آئے گا کہ کار والے کے مقابلہ میں اس کو اپنی کمتری و حقارت کا احساس ہوگا اسی طرح ان چیزوں میں ضرور ہر ایک ہر دوسرے سے کچھ کم یا زیادہ ہوگا۔ ان چیزوں میں جس قدر بھی اپنے افکار کو الجھایا جائے گا اسی قدر پریشانی ہوگی جو بڑھتی اور پھیلتی جائے گی اس لئے ان چیزوں کی تسکین و راحت کے لئے یہ معیار ہرگز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ تسکین و راحت اور اطمینان کی اصل اور بنیادی چیزیں صحیح نیت، دیانت، امانت اور عبادت سمجھ کر کام انجام دینا ہے۔

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

اور یہی خوبیاں اسی قسم کے تصورات اور اسی قسم کے فکری مشاغل میں پیدا ہو جانے سے کمائی سے برکت ہی اٹھ جاتی ہے۔ برکت کو نہ جانے لوگ کیا سمجھ رہے ہیں۔ شاید یہ سمجھتے ہوں کہ بیس کے تیس ہو جائیں یا تیس کے چالیس ہو جائیں۔ برکت کا یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے لیکن ضرور برکت کی دوسری بہترین صورت یہ ہے کہ ضرورتیں خود بخود ہی کم ہوتی جائیں اور پیدا شدہ ضرورتوں کو تھوڑی ہی آمدنی باسانی مکتفی ہو جائے۔

اسلامی حکومت کی خدمت بھی عبادت ہے۔

اسلام کا ہم پر یہ بڑا احسان ہے کہ وہ ہمارے تمام کاموں کو عبادت بنانا چاہتا ہے اسلام کے متعلق یہ سمجھنا کہ صرف مسجد میں ہے اسی طرح معرکہ کارزار میں، اسی طرح مدرسہ میں، اسی طرح بازار میں، اسی طرح دفتر میں اور اسی طرح کارخانہ میں ہماری زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں ہے جسے ہم اسلام سے باہر سمجھ سکیں۔ یہ دنیا و دین کی تفریق ہی غلط ہے جس طرح مسجد میں نماز پڑھنا عبادت ہے، ایک مسلمان اسلامی حکومت کا عامل ہو کر اپنی

Scanned with CamScanner

دیانت اور امانت کو قائم رکھ کر ہر وقت ہی عبادت میں رہ سکتا ہے- بشرطیکہ اس کی نیت میں اخلاص ہو، ایک مجاہد سرحد پر پہرہ دے کر اسی طرح ثواب حاصل کر سکتا ہے، جس طرح ایک نمازی نفل پڑھ کر، بلکہ بعض اوقات مجاہد اس نفل پڑھنے والے سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

عوام کی خدمت:

یہاں یہ بات خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ عمال حکومت کو اکثر ایسے مواقع پیش آجاتے ہیں کہ وہ عوام کی ان واقعی ضرورتوں کو جن کو پورا کرنے کے لئے انہیں کرسیاں دی گئی ہیں اور تنخواہیں مقرر کی گئی ہیں- استحصال ناجائز کے بغیر پورا کرنے کو تیار نہیں ہوتے- ایک دفتر میں کوئی نووارد ضرورت مند پہنچ جائے تو اس کو مفید مشورہ دینے کے بجائے ٹال مٹول کر ادھر ادھر کے چکر میں ڈال دیا جاتا ہے- اور بالآخر وہ پریشان و مجبور ہو کر اپنی ضروریات کو پاتا ہے یا محروم رہ جاتا ہے- دونوں صورتوں میں وہ اپنے دل میں ایک شدید اذیت محسوس کرتا ہے کہ جو لوگ اس کی خدمت اور سہولت بہم پہنچانے پر متعین ہیں ان سے نفع کے بجائے کتنا نقصان پہنچ رہا ہے- حقیقت میں ایسے لوگوں سے حکومت کا وقار، بڑھنے کی بجائے گرتا جاتا ہے اور اخلاقی دنیا میں اس طرح حکومت کی کوئی وقعت باقی نہیں رہتی- گذشتہ دور میں مسلمانوں کی بعض شخصی حکومتیں بھی ایسی ہی رہی ہیں جنہوں نے اپنے دور حکومت میں اخلاق وانسانیت کا بڑا مقام پایا اس وقت مجھے ملک شاہ سلجوقی کا ایک واقعہ یاد آیا کہ گھوڑے پر سوار ایک پل سے گذر رہا تھا کہ سامنے آکر ایک بڑھیا کھڑی ہو گئی جس کے لڑکے کو کسی سپاہی نے بطور بیگار پکڑ لیا تھا- بڑھیا نے بڑے دردمندانہ لہجے میں سلطان سے فریاد کی کہ تمہارا فلاں سپاہی میرے لڑکے کو بلاوجہ پکڑ کر لے گیا ہے سلطان نے کہا تم دربار میں استغاثہ پیش کرو- بڑھیا نے کہا کہ اے سلطان! میرا فیصلہ تم کو اسی وقت اسی پل پر کرنا ہو گا یا پھر کل اس پل (پل صراط) پر فیصلہ ہو گا- بڑھیا کی بات سن کر سلطان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور اس نے اسی وقت بڑھیا کی فریاد رسی کی۔

اسلامی حکومت کی عدالت:

عدالتوں میں قاضی ہوں یا جج صاحبان- بہر حال انہیں اپنی ذمہ داری کو صحیح طریقہ سے ادا کرنے کے لئے بڑی احتیاط، دیانت اور احتساب کے ساتھ کام کرنا پڑے گا- بار بار ان کے پاس نرم قسم کے مقدمات آئیں گے اور ہر ہر مقدمہ اور اس کا فیصلہ ان کے لئے نازک ترین امتحان ہو گا- اگر وہ اپنے آپ کو اللہ کا ایک خلیفہ رسول اللہ ﷺ کا پیرو سمجھ کر اخلاص اور فکر سلیم کے ساتھ فیصلہ کریں گے تو اللہ تعالی کے ہاں بڑا اجر و ثواب پائیں گے- اپنے کردار کی تعمیر کریں گے، قوم کے لئے باعث عزت و فلاح ہوں گے- حکومت کے لئے ایک مستحکم رکن اور مضبوط کارکن ثابت ہوں گے، عدالتوں کی یہ صفت، سعادت ایسے مفید اثرات اور برکات کی موجب ہو گی- سارے عوام میں کردار، اصول اور اخلاق حسنہ کی استعداد پیدا ہو کر سعادت مند سوسائٹی کی بنیاد پڑ جائے گی اور اسی طرح کی اجتماعی برکات رکھنے والی حکومت سارے عالم کو خیر و سعادت کی طرف، دعوت دینے والا ادارہ بن جائے گا- لیکن اگر پیش آنے والے مقدمات کو صحیح طور پر سمجھنے کی کوشش نہ کی گئی، دیانت داری و امانت کے متعلق اسلام کے بتائے ہوئے اصول کو نظر انداز کر لیا گیا اور رشوت دار ارتشاء کا ذوق و شوق پیدا ہو گیا تو صحیح حدیث کے مطابق اپنے لئے دھکتی ہوئی آگ کے انگاروں کا انتظام کر لیا اور دنیا میں بھی اس کا اثر رسوائی و بدنامی کے سوا کچھ نہیں- یہ معلوم رہے کہ آج کے فیصلے کئے ہوئے مقدمات کل سب کے سب اللہ کے حضور پیش کئے جائیں گے- اس وقت یہ ہرگز ضروری نہیں ہو گا کہ جس شخص کو آج مقدمہ میں اس کے اپنے نقطہ نظر سے کامیابی ہوئی یا اس کے وکیل کی چرب زبانی، کسی کی ناجائز تدابیر اور کسی کی ہوشیاری کارگر ثابت نہ ہو سکے گی اس لئے جو لوگ غلط فیصلہ سے کوئی چیز حاصل کر لیں جو ان کی نہیں تو وہ ان کے لئے باعث عذاب ہے- حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ فریقین مقدمہ میں کوئی زیادہ فصیح اللسان بھی ہوتا ہے تو اگر ابھی کسی کو کوئی چیز دلا دو جو اس کی نہیں تو میں نے اس کو آگ کا ٹکڑا دیا ہے- (او کما

قال) دو صحابیوں میں ایک زمین کا جھگڑا تھا، حضرت ام مسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی ایک کی بالشت بھر بھی زمین ناجائز طور پر دبا لے گا قیامت کے دن زمین کے ساتوں طبقوں میں دھنسا دیا جائے گا۔ یہ سن کر ان صحابیوں نے زمین سے اپنا دعوی اٹھالیا اور ہر ایک یہ کہنے لگا کہ یہ آپ لیں اور وہ کہتا کہ آپ لیں۔

اسلام میں حکومت کا مطمع نظر ہی یہ ہے کہ انسانوں کے سارے مسائل و معاملات کو عدل وانصاف کے ساتھ انجام دیا جائے اور انہیں کتاب وسنت کے مطابق زندگی گذارنے کے مواقع بہم پہنچائے جائیں تاکہ اللہ تعالی کی رضا حاصل ہو۔

حاکمانہ ذمہ داری:

حاکمانہ ذمہ داری ایک نازک و مشکل ترین ذمہ داری ہے حکومت کا ایک معمولی ملازم بھی اگر دیانت و احساس کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے گا تو پوری ملت کی تعمیر و اصلاح میں حصہ دار ہوگا اور اگر وہ اپنی ڈیوٹی میں دیانت دار نہ ہوگا تو اس کا ضرر پوری ملت کو ضرور متاثر کرے گا۔ عوام کے اندر مقبولیت یہ ہرگز نہیں کہ سنگینوں کے زور اور قاہرانہ دباؤ سے اپنا وقار جمایا جائے اور رعب اور طاقت سے اپنی سیادت اور قیادت کو ان سے منوایا جائے بلکہ حقیقی مقبولیت وہی ہے جو دلوں کو راغب کرنے والی ہو اور پاکیزہ اخلاق اچھے کردار اور فرض شناسی سے حاصل ہوسکتی ہے۔ مجھے اس وقت ایک واقعہ یاد آیا جو کہ ایک دفعہ ہارون الرشید اپنے ایک محل میں تھا اور حرم سرا کی ایک کنیز بازار کی طرف دیکھ رہی تھی تو کیا دیکھتی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ کے استقبال کے لئے ساری مخلوق امڈی چلی آرہی ہے۔ خلیفہ نے پوچھا کہ تو کیا دیکھ رہی ہے؟ کنیز نے جواب دیا کہ یا امیر المومنین! اصل بادشاہی تو عبداللہ بن مبارک کی ہے جو کہ دلوں پر حکومت کر رہے ہیں، آپ کی نہیں جو لشکریوں کے زور و جبر سے حاصل ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ ساری زندگی ذکر شغل، نوافل، روزوں اور جہاد میں گذرتی ہے۔ جس کے نتیجہ دنیا کے اندر بھی اللہ نے انہیں

قبولیت کا بڑا انعام بخشا ہے۔ حدیث میں یہی مفہوم ہے اس حدیث پاک کا کہ کسی بندے پر جب اللہ تعالی خوش ہوتے ہیں (ثم یوضع له ، القبول فی الارض) زبان خلق سے اس کا اچھا ذکر کرایا جاتا ہے اور اس کی نیک نامی کا آوازہ خود بخود پھیلتا چلا جاتا ہے۔ "زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو" عمال حکومت کا سب سے بڑا اور اہم فرض یہ ہے کہ وہ اپنے کاموں کو اللہ کے خوف کو دل میں رکھ کر غیر اہم اور اہم کی ترتیب سے پوری دیانت اور انصاف کے ساتھ انجام دیں اپنے آپ کو عوام کا خادم سمجھتے ہیں اور اسی صورت میں ہی عوام راتوں کو رو رو کر ان کی فلاح و نجات کے لئے دعائیں کریں گے اور ان کے دلوں میں عمال حکومت کی بڑی عزت اور احترام پیدا ہوگا۔

عمال حکومت کی ذہنیت:

ایک اسلامی حکومت کے عمال کو اپنے متعلق یہ خیال ہرگز نہ کرنا چاہئے کہ وہ پیشہ ور مزدور ہیں بلکہ بحیثیت مسلمان کے وہ اسلامی حکومت کے حصہ دار شریک کار ہیں ان کی تنخواہ حقیقت میں محض پابندی وقت کی جزا ہے کام تو انہیں محض رضائے الہی کے لئے کرنا ہے۔ جس طرح ائمہ مساجد اور مؤذنین کی تنخواہ کو متاخرین نے صرف حبس اور پابندی وقت کے باعث جائز رکھا ہے اسی طرح اسلامی حکومت کے عام ملازمین کی تنخواہ کا مسئلہ ہے اگر عمال چاہیں تو اسی اصول پر ادا کر سکتے ہیں۔ عبادت صرف روزہ اور نماز ہی نہیں بلکہ اللہ کی رضا جوئی کے لئے جملہ خدمات کو انجام دینا عبادت ہے۔ اسلام تو مسلمان کو ہر وقت عبادت کے اندر ہی رکھنا چاہتا ہے۔ اس دین سے زیادہ محبوب و محترم دین اور کونسا ہو سکتا ہے جو اپنے پیروؤں کی پوری زندگی کو عبادت گذار زندگی بنانا چاہتا ہو اور اپنے پاس ان کی زندگی کے سارے مسائل کے لئے قابل ہدایت روشنی رکھتا ہو۔ عمال حکومت کا فرض ہے کہ وہ اپنے کردار، اخلاق، احساس ذمہ داری اور دیانت کے ساتھ اپنے ملک، اپنی حکومت اور اپنے نظام کار کی عزت کو بڑھائیں۔ مجھے اس وقت ایک پرانا واقع یاد آگیا ۱۹۲۰ء کی تحریک خلافت

کے سلسلہ میں میرا یورپ جانا ہوا وہاں ایک دفعہ انگلستان سے فرانس آنا ہوا تو میں اسی مشرقی
لباس میں ملبوس تھا اگرچہ انگریزی زبان جانتا اور سمجھتا تھا لیکن فرنچ زبان سے واقفیت نہ تھی
اترتے ہی ساحل پر ایک کانسٹیبل نے فرنچ زبان میں کچھ کہا میں سمجھا کہ اس نے میرے
مشرقی لباس پر کچھ طنز کیا ہوگا۔ چنانچہ بے سمجھے اس کا وہ جملہ یاد رکھا اور ہوٹل پہنچ کر ایک
فرنچ فریق سے اس جملہ کا ترجمہ دریافت کیا تو مجھے اجنبی دیکھ کر خوش آمدید کہا تھا اور کہا
دیکھو! "کہ ہمارا ملک کتنا اچھا ہے" میرے دل پر اس کا بڑا اثر ہوا اور یہ احساس ہوا کہ یہاں
کے معمولی درجہ کے لوگوں میں بھی اپنے ملک کی عزت اور مسافروں کو خوش آمدید کہنے کا
جذبہ رکھتے ہیں۔ ایک طرف یہ واقعہ ہے اور دوسری طرف ہمارے ملک کے بعض لوگوں کا
حال یہ ہے کہ دوسرے ملکوں کے مسافروں کے ساتھ نہایت برا برتاؤ کرتے ہیں۔ ان کو
تنگ کرتے ہیں اور ان سے ناجائز مطالبات کرتے ہیں، جس سے ملک کی شہرت پر بہت برا
اثر پڑتا ہے۔ زندہ اور غیور قومیں ہمیشہ اپنے حسن کردار سے اپنے ملک و ملت کے وقار کو زندہ
رکھتی ہیں۔ تنہا لیاقت علی خان لاکھ چاہیں تو ملک کے نظام و اخلاق کو بہتر نہیں بنا سکتے جب
تک کہ آپ سب لوگ مل کر تمام حکام اور عمال اپنے نیک کردار اور حسن اخلاق سے اپنے
فرائض کو پوری دیانت داری اور ایمانداری سے انجام نہ دیں اس وقت تک ملک و ملت کا
مجموعی وجود کردار و اخلاق کے بلند مقام تک نہیں پہنچ سکتا۔

آپ ہی کے اچھے ہونے سے حکومت اچھی ہو سکتی ہے:

حقیقت میں حکومت اور ملک آپ ہیں، آپ اچھے ہیں تو حکومت اچھی ہے اور ملک اچھا ہے۔ اگر آپ برے ہیں تو حکومت بری ہے اور ملک برا ہے۔ حکومت اور ملک کو آپ چاہیں تو بدنام کر دیں اور آپ چاہیں تو نیک نام کریں۔

بشکریہ انوار القرآن کراچی

داستان عشق و محبت

از ملفوظات

حضرت تھانویؒ

عشق اور محبت کا ایک اور واقعہ یاد آیا کہ ایک قاری صاحب تھے ریاست رامپور میں انہوں نے حج کا ارادہ کیا خرچ پاس نہ تھا۔ سفر شروع کیا دن کو روزہ رکھتے پیدل چلتے اور شام جہاں ہو جاتی ٹھہر جاتے کچھ چنے ساتھ لے لئے تھے دن کو روزہ رکھتے شام کو ایک مٹھی چنوں سے افطار فرما لیتے غرض اسی طرح بمبئی پہنچ گئے کوئی جہاز تیار ہوا کپتان جہاز سے ملے کہ ہم جدہ جانا چاہتے ہیں اور خرچ ہمارے پاس ہے نہیں ہم کو کوئی نوکری جہاز میں دیدو اس نے نورانی صورت دیکھ کر سمجھا کہ ان کو ایسی نوکری بتاؤں جس کو یہ قبول ہی نہ کر سکیں کہا کہ بھنگی کی جگہ خالی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے منظور ہے اس نے دیکھا یہ تو اس پر آمادہ ہیں تو اور بات گھڑی کہ محض بھنگی ہی کا کام نہیں اس کے ساتھ بوجھ بھی اٹھانا پڑتا ہے انہوں نے کہا کہ وہ بھی منظور ہے اس نے کہا کہ اچھا بوجھ اٹھانے میں امتحان دو ایک بورا تھا جس میں اڑہائی تین من وزن تھا کہا کہ اس کو اٹھاؤ انہوں نے اس بورے کے پاس پہنچ کر حق تعالیٰ سے دعا کی کہ یہاں تک تو میرا کام تھا اب آگے آپ کا کام ہے۔ مجھ میں قوت دیدیجئے بس بسم اللہ کہہ کر بورے کو سر سے اونچا اٹھا لیا تب تو کپتان جہاز مجبور ہوا انہوں نے بھنگی کا کام شروع کروایا شب کے وقت قاری صاحب حسب معمول تہجد پڑھتے ایک روز جہاز کے کنارے پر کھڑے تہجد پڑھ رہے تھے اور اس میں جہر کے ساتھ تلاوت قرآن کر رہے تھے کہ اتفاق سے وہ انگریز کپتان جہاز اس طرف آ نکلا قرآن شریف بہت ہی عمدہ پڑھتے تھے انگریز کو سن کر بہت اچھا معلوم ہوا قاری

صاحب نے جب سلام پھیر دیا تو اس نے پوچھا کہ تم کیا پڑھتے تھے کہا کہ قرآن پوچھا کہ قرآن کس کو کہتے ہیں کہا کہ ایک کتاب ہے خدا کا کلام ہے اس نے کہا کہ ہم کو بھی سکھا دو انہوں نے کہ ہر شخص نہیں سیکھ سکتا اس کے لئے پاک ہونے کی ضرورت ہے اس پر کہا کہ ہم غسل کر لیں گے انہوں نے کہا کہ ظاہری غسل سے کچھ نہیں ہوتا باطنی غسل کی ضرورت ہے کہنے لگا کہ باطنی غسل کیسے ہوتا ہے فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے سے ہوتا ہے یہ سن کر کہنے لگا ہم کو سکھلا دو انہوں نے سکھلا دیا اور وہ اس کو یاد کرتا پھرتا تھا دوسرے انگریزوں نے اس کی میم سے کہہ دیا میم نے پوچھا کیا تم مسلمان ہو گئے کہا نہیں پھر اس نے قاری صاحب سے کہا کہ کیا ہم کلمہ پڑھنے سے مسلمان ہو گئے انہوں نے فرمایا آج کیا مدت ہوئی اول تو وہ کچھ گھبر لیا اس کے بعد کہا کہ اچھا ہم مسلمان ہی ہوتے ہیں اور میم سے کہہ دیا کہ اگر ہمارا ساتھ دیتا ہے تم بھی مسلمان ہو جاؤ اس نے انکار کیا آخر جدہ پہنچ کر اپنے نائب کو چارج دیکر خود قاری صاحب کے ساتھ ہو لیا اور خادموں میں داخل ہو کر حج کو چلا گیا۔ تو حضرت یہ عشق وہ چیز ہے کہ اس میں آدمی آبرو مال جان سب کچھ دے بیٹھتا ہے کچھ بھی پروا نہیں کرتا ہم میں اس کی کمی ہے ورنہ جس کے اندر یہ حالت پیدا ہو جائے اس پر خدا کا بڑا فضل ہے۔

تصحیح

گذشتہ العصر میں "این آر ڈی ایف پرانا شکاری اور نیا جال" میں صفحہ ۱۲ اور صفحہ ۱۵ میں بے ترتیبی برتی گئی تھی اس لئے یہ صفحات ایک دوسرے کی جگہ رکھے جائیں۔ (ادارہ)

دار الافتاء

قربانی کے نفس وجوب اور وجوب اداء میں فرق کے اثرات

ماہنامہ العصر مارچ ۲۰۰۰ء کے شمارہ میں یہ مسئلہ نظر سے گزرا کہ قربانی کے وجوب میں اس ... اعتبار ہوتا ہے جہاں قربانی کی جاتی ہو قربانی کرنے والا جہاں بھی ہو اس کا اعتبار نہیں ... صورت مسؤلہ میں جب پشاور میں عید کا اعلان ہو تو قربانی جائز ہوگی اگرچہ موکل کراچی ... رہتے ہوئے اس دن عید نہ منائے ہمارے فقہاء لکھتے ہیں کہ قربانی کا وقت شہر میں عید کی ... کے بعد شروع ہوتا ہے جبکہ دیہات میں عید کی صبح سے یہ وقت شروع ہوتا ہے اس ... میں اگر کسی کو گوشت جلدی کھانے کی خواہش ہو تو اس کو چاہیے کہ اپنی قربانی دیہات ... بھیجے تاکہ صبح سویرے اس کا گوشت تیار ہو۔

لیکن فروری ۲۰۰۰ء کے "ماہنامہ البلاغ کراچی" میں اس جیسے مسئلہ کے بارے میں ... بیان ہوا ہے وہ بظاہر اس سے مختلف ہے اس میں ہے کہ "جو شخص پاکستان میں ہو اور اپنی ... قربانی افغانستان میں کرانا چاہتا ہے افغانستان میں ایک دن عید پہلے ہونے کی صورت میں ... پاکستان میں اس کی قربانی پہلے دن کرنے میں ذمہ فارغ نہیں ہوتا کیونکہ نفس وجوب کے ... میں اس جگہ کے وقت کا اعتبار ہوگا جہاں قربانی والا رہا ہو ایسی صورت میں اگر پاکستان ... عید ہونے سے قبل افغانستان میں عید کا اعلان ہو کر قربانی کی جائے تو نفس وجوب سے ... یہ قربانی ہوگی جو صحیح نہیں ایسا ہی یورپی ممالک اگر پاکستان سے اوقات کے اعتبار سے ... ہیں اس لئے اگر انگلینڈ میں ایک شخص پاکستان میں کسی شخص کو قربانی کے لئے وکیل ... مقرر کرے اور یہاں قربانی ایسے وقت میں ہو کہ وہاں انگلینڈ میں طلوع فجر نہ ہو تو یہ قربانی بھی ... سے پہلے ہو کر ادا نہیں ہوگی۔

براہ کرم دونوں صورتوں میں جو اختلاف ہے اس کا ازالہ فرمائیں تاکہ اطمینان

Scanned with CamScanner

خاصل ہو۔

الجواب وباالله التوفيق

صرف آپ کو نہیں بلکہ العصر اور "البلاغ" کے کئی قارئین اس اشتباہ سے دوچار ہیں ہمارے ایک مخلص دوست فاضل اجل حضرت مولانا خلیق الزمان صاحب خطیب شاہی مسجد چترال نے ایک ملاقات میں اس کا تذکرہ کیا کہ العصر اور البلاغ کے جواب میں اختلاف محسوس ہو رہا ہے ایسا ہی گذشتہ دنوں میں ہمارے ایک دوسرے کرم فرما حضرت مولانا صاحب ایچ ایم سعید کتب خانہ کراچی نے بھی اس کی طرف توجہ دلائی ممکن ہے اس کے علاوہ بھی کئی ایسے دوست جنہوں نے العصر اور البلاغ دونوں کو دیکھا ہو ضرور یہ تاثر لیا ہوگا لیکن کی بنیاد ہمارے جواب میں نفس وجوب اور وجوب اداء کی شرائط میں فرق کا فقدان تھا۔ جب کہیں نفس وجوب ایک دفعہ ہو یعنی کسی علاقے میں عید کا اعلان ہو جائے تو اس علاقے کے اغنیاء کے حق میں عید کے صبح طلوع فجر سے اضحیہ واجب ہوتا ہے تاہم اس علاقہ میں شہری کے حق میں نماز عید کا انتظار کیا جائے گا جبکہ دیہاتی کے حق میں اس کی ضرورت نہیں اس صورت میں شہری کے ذمہ نفس وجوب کی بناء پر دیہات میں توکیل صورت میں اس کی قربانی صحیح ہوگی کیونکہ نفس وجوب سب کے حق میں متحقق ہے لیکن جہاں کہیں عید کے اعلان اور ایام کے اختلاف کی صورت ہو افغانستان اور پاکستان میں عموماً ایک دن کا فرق ہوتا ہے اور کبھی کبھار پشاور اور کراچی میں دن کا فرق ہوتا ہے تو ایسی صورت میں جہاں پر عید کا اعلان نہ ہو اس کے حق میں نفس وجوب کا تحق نہیں پایا جاتا ہے اس لئے ایسی صورت میں اگر اس کی طرف سے کہیں قربانی افغانستان یا پشاور میں کی جائے تو وقت سے پہلے یہ قربانی ہوگی جو صحیح نہیں اس کی مثال ایسی ہے کہ وقت کے داخل ہونے سے قبل نماز پڑھی جائے ظاہر ہے اس صورت میں اعادہ واجب ہے یہی حکم قربانی کا بھی رہے گا جہاں کہیں قربانی ایسے وقت میں کرے کہ موکل کے حق میں طلوع فجر نہ ہونے کی وجہ سے نفس وجوب نہ ہو تو قربانی نہیں ہوگی ایسی حالت میں وکیل اس کا پابند ہوگا کہ وہ موکل کے حق میں وجوب کے انتظار کرے۔

فقہاء کرام کی تصریحات اس کے بارے میں یوں ہے کہ علامہ کاسائی فرماتے ہیں۔

اما وقت الوجوب فايام النحر فلا تجب قبل دخول الوقت لان الواجبات الموقتة لاتجب قبل اوقاتها كالصلوة والصوم ونحوها ---- فاذا طلع الفجر من اليوم الاول فقد دخل وقت الوجوب فتجب عند استجماع شرائط الوجوب ثم لجواز الاداء بعد ذلك شرائط اخر نذكرها فى مواضعها فان وجدت يجوز والا فلا كما تجب الصلوة بدخول وقتها ثم ان وجدت شرائط جواز ادائها جازت والا فلا (بدائع الصنائع ج ٥ / ٦)

ترجمہ:۔ قربانی کے وجوب کا وقت ایام نحر ہے پس وقت سے پہلے واجب نہیں کیونکہ جو واجبات خاص اوقات سے متعلق ہوں وہ اوقات سے پہلے صحیح نہیں جیساکہ نماز اور روزہ وغیرہ۔ پس جب ایام عید کے پہلے دن کا طلوع فجر ہو تو وجوب کا وقت داخل ہوا۔ لہذا دوسری شرائط کی رعایت پر قربانی واجب رہے گی پھر وجوب اداء کے لئے اس کے بعد دوسری شرائط ہیں جن کا ذکرہ ہم اپنی جگہ کریں گے اگر وہ شرائط موجود ہوں تو قربانی جائز ہے ورنہ نہیں جیساکہ نماز وقت داخل ہونے پر واجب رہتی ہے لیکن پھر اس کی صحت ادا کے لئے شرائط ہیں اگر وہ شرائط ہوں تو جائز ہے ورنہ نہیں۔

اس لئے فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ ماہ رمضان کے داخل ہونے سے قبل شعبان کے مہینہ میں رمضان کا روزہ نہیں رکھا جاسکتا۔

اذا اصام شعبان بظن انه من رمضان فلا يجوز لانه اداء قبل السبب (قوت الاخيار ١/١٧٠)

جب شعبان میں اس اعتماد پر روزہ رکھا کہ یہ رمضان کا ہے تو روزہ جائز نہیں کیونکہ یہ سبب سے قبل ادائیگی کے مترادف ہے۔

اس جواب کے سامنے آنے کے بعد ہمارے گذشتہ جواب کی تصحیح کی جائے کہ ایسی

Scanned with CamScanner

صورت میں پشاور کا آدمی جب کراچی میں رہائش پذیر ہو تو پشاور میں اس کی قربانی اس روز درست نہیں ہوگی جب کراچی میں عید کا اعلان نہ ہوا اور اس کے حق میں نفس وجوب متحقق متصور نہیں ہوگا-

حفظ قرآن کی اہمیت

سوال -(الف) موجودہ وقت میں حفظ قرآن کے کئی مدارس قائم ہیں جن میں بچوں کو حفظ کا اہتمام ہوتا ہے شرعی لحاظ سے قرآن کے حفظ کا کیا حکم ہے-

(ب) حفظ قرآن میں بچے کو مصروف رکھنا بہتر ہے یا اس کو دینی مسائل کی تعلیم دینا چاہیے-

(ج) اگر ایک استاد بچوں کو پڑھانے کا معاوضہ لیتا ہو کیا ایسے استاذ کے لئے مسجد میں بیٹھ کر بچوں کو پڑھانا جائز ہے یا نہیں-

بینوا توجروا

ایس-ایم آفریدی کوہاٹ

الجواب وباالله التوفيق

(۱) قرآن مجید سے کم از کم اتنا حصہ حفظ کرنا مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے جس سے نماز ادا ہو سکے البتہ سورۃ فاتحہ اور ساتھ ایک سورت ملانا نماز میں واجب ہے اس لئے اس کا حفظ واجب رہے گا لیکن اس کے علاوہ بقیہ قرآن مجید کا حفظ فرض کفایہ کے درجہ میں ہے اس لئے اگر ایک آدمی حفظ کرے تو باقی لوگ حفظ نہ کرنے سے گنہگار نہیں ہوں گے- فتاوی تاتارخانیہ میں ہے-

اعلم ان حفظ القرآن مقدار مايجوز به الصلوة فرض عين على المسلمين و حفظ فاتحه الكتاب و سورة واجب على كل مسلم و حفظ جميع القرآن على سبيل الكفاية على الامة (ج ۱ / ۵۰۰)

ترجمہ:- جان لے کہ قرآن مجید کا کم از کم اتنا حصہ حفظ کرنا مسلمانوں پر فرض ہے جس سے نماز ہو سکے سورۃ فاتحہ اور ساتھ سورۃ ملا کر یاد کرنا واجب ہے جبکہ تمام قرآن مجید کا حفظ پوری امت پر فرض کفایہ کے درجے میں ہے

اس میں کوئی شک نہیں دینی مسائل کا سمجھنا مسلمان کی بنیادی ذمہ داری ہے قرآن (۱) ... نہ ہونے کی صورت میں قرآن دیکھ کر تلاوت کر سکتا ہے لیکن دینی مسائل سے اپنے آپ کو بے خبر رکھنا جہل کی تاریکیوں میں ڈوبنے کے مترادف ہے - حفظ قرآن کی برکات اور اچھے اثرات سے مستفید ہونا ایک آزمودہ عمل ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ پہلے بچے کو حفظ قرآن کے لئے بٹھایا جائے تاکہ حفظ مکمل کرنے کے بعد دینی علوم کی طرف توجہ دے سکے حفظ باطنی تزکیہ اور روحانی برکات کے علاوہ تعلیمی میدان میں ذہانت کی تیزی کا ایک اکسیر نسخہ ہے حفظ سے بچے کا ذہن جتنا استعمال ہوتا ہے تعلیم کے کسی دوسرے شعبہ میں اتنا استعمال مشکل ہے اس لئے یہ بات بطور تجربہ ثابت ہے کہ جو بچے حافظ ہوتے ہیں وہ کلاس میں غیر حافظ بچوں کی نسبت سے زیادہ تیز ہوتے ہیں - البتہ جہاں کہیں بچے کا تعلیمی دورانیہ مختصر ہو اس کی عمر یا دوسری مصروفیات یہ اجازت نہ دے سکیں کہ یہ بچہ حفظ کے بعد اپنی تعلیم کا سفر جاری رکھ سکے تو پھر حفظ کی نسبت سے دینی علوم کی طرف توجہ دینا زیادہ بہتر ہے کیونکہ علم سے اس پر عملی میدان میں کئی ایسے رموز کھل سکتے ہیں جن سے زندگی کی کامیابی وابستہ ہے - شیخ عالم بن العلاء (م ۷۸۶) فرماتے ہیں-

...بتعلم الفقه أولى من تعلم جميع القرآن لأنه فرض كفاية وتعلم مالا بد من الفقه فرض عين - (الفتاوى التاتارخانيه ج ۱ / ۵۰۰)

ترجمہ:- دینی ضروریات کی معلومات حاصل کرنا حفظ قرآن کی نسبت سے بہتر ہے کیونکہ یہ فرض کفایہ ہے جبکہ دینی ضروریات کا علم حاصل کرنا فرض عین ہے-

(۲) تعلیم قرآن پر فقہاء کی تصریحات کی روشنی میں اجرت کے جواز کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کرنا کوئی مشکل نہیں کہ اس سے عبادت کی حیثیت متاثر نہیں ہوتی یعنی قرآن کی تعلیم پر اجرت لینے والے استاذ کا عمل پھر بھی ہر حالت میں عبادت ہے مسجد میں ایسے امور کی گنجائش پائی جاتی ہے جو عبادت کے زمرہ میں آتے ہوں اس لئے مسجد میں بچوں کو اجرت لیکر تعلیم دینے میں کوئی حرج نہیں تاہم مسجد کی عظمت اور تقدس کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ متعلقہ استاذ کی ذمہ داری ہے کہ وہ کم از کم بچوں کی ایسی تربیت کرے جس سے بچے مسجد کے تقدس کا خیال رکھیں اور صفائی کا اہتمام کر سکیں-" فتاوی ھندیہ" میں ہے

"وأما المعلم الذي يعلم الصبيان بأجر إذا جلس في المسجد يعلم الصبيان لضرورة الحر أو غيره لا يكره (ج ۱ / ۱۱۰)

ترجمہ: معاوضہ لے کر بچوں کو قرآت سکھانے والا معلم جب گرمی وغیرہ کی ضرورت سے مسجد میں بیٹھ کر پڑھائے تو یہ مکروہ نہیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر درود پڑھنا

سوال: اگر ایک مجلس میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک کئی بار لیا جائے کیا ایک دفعہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر فارغ ہو [illegible] ہے۔

الجواب وباللہ التوفیق

اگرچہ بعض حضرات کے نزدیک ایک مجلس میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی اسم مبارک سننے پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا کافی ہے لیکن امام طحاوی [illegible] طرف ہے کہ ہر بار درود شریف پڑھنا ہی مناسب ہے۔ [illegible] کا اسم مبارک سنتے ہی زبان پر [illegible] کی سعادت حاصل ہو تو صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنا چاہیے فتاویٰ ہندیہ میں ہے۔

ولو سمع اسم النبي صلى الله عليه وسلم فإنه يصلي عليه فإن سمع مرارا في مجلس واحد اختلفوا فيه قال بعضهم لا يجب عليه أن يصلي إلا مرة كذا في فتاوى قاضيخان وبه يفتى في القنية وقال الطحاوي يجب عليه الصلوة عند كل سماع والمختار قول الطحاوي (ج ٥ / ٣١٦)

ترجمہ: اگر آپ کا نام سنے تو اس پر درود پڑھنا چاہیے اور اگر کئی بار ایک مجلس میں آپ کا نام مبارک سنے بعض نے کہا ہے کہ درود پڑھنے کی بجائے ایک دفعہ کافی ہے ۔۔۔۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ہر دفعہ درود شریف پڑھنا چاہیے۔ امام طحاوی کا قول پسندیدہ ہے۔

سلسلہ شہادات حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

[illegible]

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب کی شہادت کی تفصیل [illegible]

[illegible]

لئے صفیں بنانے کا اعلان کیا گیا صفیں بناتے بناتے چالیس منٹ لگ گئے اسطرح ... ج کر بیس منٹ پر نماز جنازہ پڑھائی گئی جس کی امامت حضرت مولانا نعمان محمد ... فرمائی اس کے بعد ہجوم اشتعال میں آکر پولیس اور فوج پر ٹوٹ پڑا ہر طرف سے ... اور آنسو گیس چلنا شروع ہوئے اور لوگ توڑ پھوڑ میں مشغول تھے بہر حال مولانا ... لدھیانوی صاحب کو شہید کرنے والوں نے اپنی دنیا اور آخرت برباد کردی ہے ... مجھ ناچیز کا خیال ہے کہ پاکستان کے جید علماء کرام کے خلاف ایک بڑی سازش ہورہی ہے ... میں بیرونی طاقتیں ملوث ہیں تاکہ اسلام کو کمزور کریں اور فرقہ واریت کو ہوا دیں ... صاحبان فوراً مل کر اس کو ختم کرنے کے لیئے ایک جامع پروگرام تشکیل دیں مولانا صاحب ... شہادت سے اہل ایمان کو دکھ پہنچا ہے لیکن خاص کر مجھے بڑا دکھ ہوا ہے کیونکہ میں ... صاحب سے زندگی میں تین بار بالمشافہ ملاقات کر چکا ہوں بڑے ملنسار اور ہر وقت مسکرا ... رہتے اللہ تعالی مرحوم شہید کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے-آمین

والسلام

آپکی دعاؤں کا طالب

شعیب کراچی

پشاور شہر، صدر، حیات آباد اور ملحقہ علاقہ جات کے لئے جائیداد
کی خرید و فروخت کا با اعتماد موزوں ادارہ
عثمانیہ پراپرٹی سنٹر
نوتھیہ روڈ عثمانیہ کالونی
پشاور صدر یاد رکھیں
آپ کا اعتماد
ہمارا گرانقدر سرمایہ
آپ کا خیر اندیش
جمال خان آفریدی

اکابرین کے خطوط

احساسات وجذبات ایک دوسرے تک پہنچانے کے لئے "خط" اہم ذریعہ ہے-اور ... میں خط کی حیثیت آدھی ملاقات تک محدود ہے لیکن کبھی کبھار خط کے اثرات بالمشافہ ملاقات سے بڑھ جاتے ہیں-عوام کے خطوط اگرچہ احوال جاننے تک محدود رہتے ہیں-لیکن ... اور اہل اللہ کے خطوط علوم ومعارف کے گنجینے ہوتے ہیں-ایک جملہ میں کبھی اتنی معنی ... پوشیدہ ہوتی ہے کہ اس کی تشریح کے لئے سینکڑوں صفحات درکار ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اکابرین کے خطوط مستقل کتابی شکل میں شائع ہوتے رہتے ہیں اور لوگوں کی اصلاح کا ذریعہ ... ہوتے ہیں-

زیر نظر خطوط "بقیۃ السلف" حضرت مولانا قاری ڈاکٹر عبدالدیان کلیم صاحب ... " کے نام آپ کے اساتذہ اور اکابرین کے ہیں جو وقتاً فوقتاً آپ کے نام بھیجے گئے ہیں ... موصوف چونکہ اپنے اکابرین سے حد درجہ محبت وعقیدت رکھتے ہیں اس لئے آپ کے خطوط ... سلیقہ سے محفوظ کیے ہوئے ہیں اور یہی آپ کی زندگی کا گرانقدر سرمایہ ہیں- خطوط کا خط ... ہے اور پڑھا جاسکتا ہے اس لئے مستقل کمپیوٹر کرنے کی ضرورت ہم نے محسوس نہیں کی ... اپنے قارئین کو چند شماروں میں انشاء اللہ اکابرین کے ان خطوط کی ملاقات کرائے گا یہ حضرت ڈاکٹر صاحب کی شفقت ہے جس نے خزانہ علم ومعرفت تک رسائی کے لئے "العصر" کے صفحات کا انتخاب کیا ادارہ حضرت ڈاکٹر صاحب کی اس کرم نوازی کا شکر گزار ہے-

(ادارہ)

یہ حضرت مولانا ذکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک ہاتھوں سے لکھے ہوئے خطوط کا عکس ہے جو آج سے پینتالیس سال قبل آپ کے نام اس وقت لکھے گئے ہیں جب موصوف لائلپور (حالاً فیصل آباد) کے مدرسہ اشاعۃ العلوم میں مدرس تھے-آخر میں آپ کی ... کا عکس بھی ہے جو حضرت نے دستخط کر کے آپ کے نام بھیجی ہے--جس کا تذکرہ آپ ۱۵ صفر ۱۳۸۵ھ کے خط میں کرتے ہیں-

عنایت فرمایم سلمکم الرحمٰن بعد سلام مسنون [illegible]

گرامی نامہ [illegible] آپ کی [illegible]

[illegible] ایک عشرہ بعد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فقط والسلام

زکریا مظاہر علوم

۱۵ اکتوبر ۷۵ء

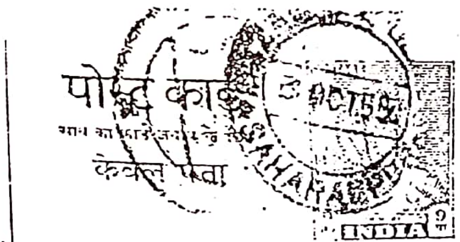

عنایت فرمائے مولوی عبد الدیان صاحب سلمہ

नाम

مدرسہ اشاعت العلوم جامع مسجد کملدان

पता

[illegible] پشاور

(مغربی پاکستان)

डाकखाना

ज़िला

عنایت فرمایم سلمکم الرحمٰن بعد سلام مسنون [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فقط والسلام

زکریا مظاہر علوم

۲۹ جون ۷۵ء

عنایت فرمائے مولوی عبد الدیان صاحب سلمہ

مدرسہ اشاعت العلوم جامع مسجد کملدان

ڈاکخانہ پشاور (مغربی پاکستان)

حکمت و شعر

بو علی اندر غبارِ ناقہ گم — دستِ رومی پردۂ محمل گرفت

ایں فروتر رفت و تا گوہر رسید — آں بگردابے چو خس منزل گرفت

حق اگر سوزے ندارد حکمت است

شعر می گردد چو سوز از دل گرفت

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ سید الانبیاء
والمرسلین والہ واصحابہ واتباعہ اجمعین الی یوم الدین اما بعد فیقول العبد
المفتقر الی رحمۃ ربہ العلیا عبدہ زکریا بن حافظ القرآن والحدیث العلامۃ
الشیخ محمد یحیی بلغہ اللہ الدرجات القصوی الکاندھلوی
وطنا السہارنفوری اقامۃ الحنفی مسلکا عفا اللہ لہ ما اقدمہ وما اخرہ ان اخا
لی فی الدین المولوی الحافظ عبد الدیان بن الشیخ شجاعت علی خان المتوطن بکرۃ
فی شبکہ کلاں من مضافاۃ پشاور (پاکستان) فاضل دار العلوم دیوبند
قرأ علی اوائل الامہات الستۃ المشہورۃ عند المحدثین المحتویۃ للصحاح
والحسان من احادیث النبی الامین الصحیحین للشیخین الامامین الہمامین
الہمامین والسنن الاربعۃ للائمۃ الکرام الترمذی وابی داؤد والنسائی و
ابن ماجۃ رضی اللہ عنہم اجمعین وافاض علینا من برکاتہم وجمعنا معہم یوم
الدین وطلب منی اجازتہا فاجزت لہ بشرط استقامۃ العقائد والاعمال
علی طریقۃ الصحابۃ والتابعین کما اجازنی بہا والدی المرحوم والشیخ السید
الاجد مولانا الحاج خلیل احمد المہاجر المدنی نور اللہ مرقدیہما واوصیہ
بتقوی اللہ تعالی والاعتصام بسنۃ سید المرسلین والاجتناب عن البدعات
المخترعۃ وان یحترز عن طلب لذات الدنیا وحماتہا وعن اساءۃ
الادب باکابر الامۃ وجلاتہا وان لاینسانی ومشائخی من صالح دعواتہ
فی خلواتہ وان یوفقنی وایاہ لما یحب ویرضاہ ولاحول ولاقوۃ
الا باللہ العظیم والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ الکریم والہ وصحبہ واتباعہ

ناصری طریقہ القویم

ایک مجلس اور ایک لفظ سے تین طلاق کی شرعی حیثیت

خالد محمود
درجہ تخصص سال دوم

ماہنامہ العصر کے پچھلے دو شماروں میں احقر کے دو مضمون شائع ہوئے تھے - پہلے مضمون میں اسلام اور دیگر مذاہب کے نظام طلاق کا تقابلی جائزہ لیا گیا تھا- اور اس کے ساتھ طلاق دینے کا شرعی طریقہ مفصل بیان ہوا تھا دوسرے مضمون میں طلاق کے بارے میں ان غلطیوں کی نشاندہی ہوئی تھی جن میں اکثر عوام مبتلا ہیں ان مضامین کے ضمن میں تین طلاق کا مسئلہ بھی بیان ہوا تھا کہ اگر کوئی شخص ایک ہی کلمہ سے یا ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دیدے تو تینوں واقع ہو جائیں گی - اور عورت مغلظہ ہو کر اس کے نکاح سے نکل جائے گی- اس پر ایک صاحب کی طرف سے چند شبہات واعتراضات موصول ہوئے کہ ایک ہی کلمہ سے یا ایک مجلس میں تین طلاقیں دینے سے تین واقع نہیں ہوتیں بلکہ ایک ہی طلاق واقع ہو جاتی ہے برصغیر کے غیر مقلدین کی بھی یہی رائے ہے- لیکن ان کی رائے کا کوئی اعتبار نہیں اس لئے کہ ان کا کوئی اجتہادی مسلک اور مذہب نہیں ہے چند سطحی قسم کے دلائل سے کام لیکر سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اس کے علاوہ ہمارے ملک میں جو عائلی قوانین نافذ ہیں ان میں بھی یہی لکھا ہے کہ تین طہروں پر متفرق کر کے تین طلاقیں دینے سے بھی تین واقع نہ ہوں گی بلکہ ایک ہی واقع ہوگی ظاہر ہے کہ یہ قرآن وسنت اور اجماع امت کے صریح خلاف ہے اسی وجہ سے اس مسئلے کو تفصیل سے بیان کرنا چاہتا ہوں اللہ تعالی ہم سب کو حق طریق پر حق بات حق نیت سے کہنے اور سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے-

شریعت نے نہ صرف بوقت ضرورت طلاق کی اجازت دی ہے بلکہ اس کا طریقہ بھی بتلایا ہے کہ طلاق کب اور کیسے دی جائے گی چنانچہ طلاق دینے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ طلاق ایسے طہر (وہ ایام جن میں عورت حیض سے پاک ہوتی ہے) میں دی جائے جس

میں عورت سے صحبت نہ کی ہو اور صرف ایک طلاق دیگر چھوڑے تاکہ اگر حالات روبہ صلاح ہونے لگیں تو عدت کے اندر رجوع کرنا ممکن ہو اور عدت کے بعد بھی اگر وہ اس رشتے کے کٹ جانے پر پشیمان ہو تو دوبارہ عورت کی رضامندی سے یہ رشتہ قائم کر سکتا ہے اور اگر شوہر یہ چاہتا ہو کہ عورت طلاق کے بعد اس کی طرف لوٹ کر نہ آسکے اور مغلظہ ہو جائے تب بھی ایک طہر میں تین طلاقیں دینے سے روکا گیا ہے اور اس کیلئے یہ طریقہ مقرر کیا گیا ہے کہ ہر طہر میں ایک طلاق دے یہاں تک کہ تین طلاقیں مکمل ہو کر اس کا مقصد پورا ہو جائے جمہور علماء ایسی طلاق کو طلاق سنت سے تعبیر کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ انہوں نے تین متفرق اطہار میں علیحدہ علیحدہ طلاق دینے پر طلاق سنت کا اطلاق کیا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضر ابن عمرؓ سے فرمایا

ماهكذا امرك الله انك قد اخطات السنته والسنته ان تستقبل الطهر فتطلق لكل قرء نمبر ۱

اسی طرح طلاق دینے کا حکم اللہ نے نہیں دیا بلکہ سنت یہ ہے کہ تو انتظار کر پاکی کا پس ہر پاکی میں ایک طلاق دیا کرو

یہاں پر ایک وضاحت ضروری ہے کہ اس پر سنت کا اطلاق اس حیثیت سے نہیں کہ اس طریقے سے طلاق دینا پسندیدہ اور قابل ثواب ہے بلکہ اس کو اس اعتبار سے سنت کہا جاتا ہے کہ طلاق کا یہ طریقہ شریعت میں جائز ہے اور اس پر کوئی عقاب نہیں کیونکہ شریعت نے بیک وقت تین طلاقیں دینے سے منع فرمایا ہے اور اس کو حرام اور بدعت قرار دیا ہے

عن محمود بن لبيد قال اخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رجل طلق امراته ثلاث تطليقات جميعا فقام غضبانا ثم قال ايلعب بكتاب الله وانا بين اظهركم حتى قام رجل وقال يارسول الله الا اقتله نمبر۲

ترجمہ حضرت محمود بن لبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دیدی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سخت غصے کی

حالت میں کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میری موجودگی میں کتاب اللہ سے کھیلا جا رہا ہے- یہاں تک کہ ایک آدمی نے عرض کیا حضرت! کیا میں اس کو قتل نہ کردوں-

فقہ حنفی کے سرخیل علامہ کرخیؒ فرماتے ہے

لا اعرف بين اهل العلم خلافا ان ايقاع الثلاث جملة مكروه الا قول ابن سيرين و ان قوله ليس بحجة نمبر ۳

علماء کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ بیک وقت تین طلاقیں دینا مکروہ ہے صرف ابن سیرین نے اس میں اختلاف کیا ہے اور اس کے قول کا کوئی اعتبار نہیں لیکن اس کے باوجود اگر کوئی شخص ایک ہی کلمہ سے یا ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دیدے تو یہ واقع ہو جائے گی اور عورت مغلظہ ہو کر اس کے نکاح سے نکل جائے گی جس کے بعد بغیر حلالہ کے رجوع کرنا جائز نہ ہوگا البتہ غیر مشروع طریقے سے طلاق دینے سے گنہگار ہوگا- اسلئے کہ ہر مرد کو تین طلاق دینے کا اختیار ہے- اب وہ اپنے اختیار کو صحیح طریقے پر استعمال کرے یا غلط طریقے پر اس کے عمل کا اثر تو بہر حال ہونا چاہیے اس کی مثال یوں سمجھو کہ کوئی شخص کرتا، ٹوپی شیروانی سیدھے پہننے کی بجائے الٹے پہن لے اور اسی حالت میں نماز پڑھ لے تو اسکی نماز ہو جائے گی اور اس کو ننگا نہیں کہا جائے گا یعنی اس کے الٹا اور سیدھا کپڑا پہن کر نماز پڑھنے میں تو نماز کوئی فرق نہ ہوگا البتہ الٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنے والے کو بد تمیز یا بے شعور کہا جائے گا اور اگر اس نے قصداً ایسا کیا ہے تو اس کو ثواب بھی کم ملے گا لیکن دونوں صورتوں میں نماز کا فریضہ ادا ہو جائے گا اس کی کچھ شرعی مثالیں بھی ہیں مثلاً جب کوئی شخص ظہار کرتا ہے یعنی اپنی بیوی کو ماں یا بہن کے مانند قرار دیتا ہے تو قرآن نے اس کو قول زور جھوٹی بات کہا ہے مگر اس کے باوجود ظہار ہو جائے گا گناہ کا کام ہوتے ہوئے بھی اس پر حکم شرعی کا ترتب ہوگا حضرت عبد اللہ بن عمر نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دی اور حیض کی حالت میں طلاق دینا منع ہے مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو رجعت کا حکم دیا ظاہر ہے کہ اگر طلاق نہ پڑتی تو پھر رجعت کا حکم کیسے دیتے اسی طرح اگر کوئی وضو میں کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے

Scanned with CamScanner

تو یہ سنت کے خلاف ضرور ہے مگر نماز ہو جائے گی حالت حیض میں عورت کو حج کیلئے جانا حرام
ہے مگر حج ہو جاتا ہے آب زمزم سے استنجاء کرنا مکروہ ہے مگر استنجاء ہو جاتا ہے مسجد میں [illegible]
کرنا حرام ہے مگر غسل ہو جاتا ہے زنا کرنا حرام ہے مگر اس سے حرمت مصاہرت ثابت
ہو جاتی ہے

اسی طرح ایک ہی کلمہ سے یا ایک مجلس میں تین طلاق دینا سنت طریقے کے خلاف
ہے مگر اس کا وقوع ہو جائے گا یہی جمہور امت اور ائمہ اربعہ کی رائے ہے خود نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقوں کو تین قرار دیا اور اس کو حضرت عمرؓ نے
قانونی حیثیت دیدی اور کسی صحابی نے بھی اس کی مخالفت نہیں کی گویا اس پر تمام صحابہ کا اجماع
ہو گیا ذیل میں اختصار کے ساتھ چند دلائل ذکر کئے جاتے ہیں جن سے یہ امر بخوبی واضح
ہو جائے گا کہ ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقیں عہد نبوی میں تین ہی سمجھی جاتی تھیں اور اسی
پر ہمیشہ تعامل رہا ہے

پہلی دلیل

علامہ قرطبیؒ سورۃ بقرہ کی آیت "الطلاق مرتان" کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ
آیت قرآنیہ سے صاف ظاہر ہے کہ تین طلاق کے بعد رجعت کا حق باقی نہیں رہتا خواہ وہ تین
طلاقیں علیحدہ علیحدہ دی ہوں یا اکٹھی دی ہوں بعض ظاہر بین لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایک کلمہ سے
دی گئی تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوں گی جبکہ تمام صحابہ تابعین اور ائمہ مجتہدین کا اس پر اجماع
ہے کہ تین طلاقیں جس طرح بھی دی جائیں خواہ اکٹھی ہوں یا علیحدہ علیحدہ وہ واقع اور لازم
سمجھی جائیں گی نمبر ۴

دوسری دلیل

حافظ ابن کثیر نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ دو طلاق کے بعد شوہر کو
رجعت کا حق باقی رہتا ہے اور تین طلاق کے بعد خواہ ایک ساتھ دی جائے یا علیحدہ علیحدہ دی
جائے رجعت کا حق باقی نہیں رہتا بے شمار روایتوں سے یہ ثابت ہے کہ ابتدائے اسلام میں

[illegible] لوگوں کی یہ حالت تھی کہ بےحد و حساب طلاقیں دیتے تھے حتی کہ سو سو اور ہزار ہزار طلاقیں
دیتے تھے اور جب عدت گزرنے کے قریب ہوتی تو اس سے رجعت کر لیتے تھے پھر اسی
طرح اس کو ستانے کیلئے طلاق دیدی پھر رجعت کر لی اس پر یہ حکم نازل ہوا الطلاق مرتان
اللہ تعالیٰ نے طلاق کی حد مقرر کر دی کہ آخری حد تین ہے ایک اور دو طلاق کے بعد تو رجعت
[illegible] ہے اور تین یعنی تیسری طلاق کے بعد رجوع کا اختیار نہیں رہتا نمبر ۵

تیسری دلیل

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
[illegible] رجلاً طلق امراته ثلاثا فتزوجت فطلق فسئل النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اتحل للاول قال لا حتی یذوق عسیلتها کما ذاقها الاول نمبر۶
ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدی پھر اس نے کسی اور مرد سے نکاح کیا
[illegible] اس نے (ہمبستری سے پہلے) طلاق دیدی آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا، وہ عورت
پہلے خاوند کیلئے حلال ہے، آپ نے فرمایا کہ نہیں جب تک کہ دوسرا خاوند اس سے
ہمبستری نہ کرلے

چوتھی دلیل

امام بخاری نے صحیح بخاری میں اس پر ایک خاص باب منعقد فرمایا ہے باب من اجاز
طلاق الثلاث لقوله تعالی الطلاق مرتان الخ نمبر۷
اور پھر ترجمۃ الباب کے مطابق حضرت عویمر عجلانی کی حدیث نقل کی ہے کہ
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور آپکی موجودگی میں اپنی بیوی کو تین
طلاقیں دیں۔

اور آپ نے سکوت فرمایا اگر دفعتہً تین طلاقوں کا اعتبار نہ ہوتا اور تین طلاقیں ایک
شمار کی جاتی تو اس جزو میں آپ ضرور ارشاد فرماتے اور کسی طرح خاموشی اختیار نہ کرتے
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری بھی ایک کلمہ سے دئے گئے تین طلاق کے وقوع کے

قائل ہیں

غیر مقلدین حضرات جو صحیح بخاری کی احادیث پر عمل کرنے کے دعویدار ہیں ان کو چاہیے کہ اس مسئلہ میں بھی امام بخاری کے مسلک پر عمل کرے اور "تین ایک ہوتے ہیں" کا بے جا دعوی چھوڑ کر اس صحیح حدیث کو اپنالیں

پانچویں دلیل

حضرت محمود بن لبید کی وہ روایت جو پہلے گزر چکی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی دیدی تو آپ نے ان کو تینوں کو نافذ کر دیا۔ البتہ دفعتاً تین طلاقیں دینے پر ناراضگی کا اظہار فرمایا مگر ان کو نافذ فرمایا۔ اگر دفعتاً تین طلاقیں معتبر نہ ہوتیں تو آپ ان کو جاری نہ فرماتے بلکہ ان کو رد کر دیتے مگر رد کا کوئی ذکر حدیث میں مذکور نہیں

چھٹی دلیل

حضرت عبداللہ عمر نے بحالت حیض اپنی بیوی کو ایک طلاق دیدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے حضرت ابن عمرؓ کو رجوع کرنے کا حکم دیا فرماتے ہیں

فقلت یارسول اللہ افرایت لوانی طلقتها
ثلاثا کان یحل لی ان اراجعها قال لا كانت تبين منك وتكون معصيةً نمبر ۱۰

اس پر میں نے عرض کیا یارسول اللہ کہ اگر میں اس کو تین طلاقیں دے دیتا تو میرے لئے حلال ہوتا کہ میں اس کی طرف رجوع کر لیتا؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں وہ تجھ سے جدا ہو جاتی اور یہ کاروائی معصیت ہوتی۔ اس روایت سے بھی معلوم ہوا کہ تین طلاقیں دینے کے بعد رجوع کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی۔

ساتویں دلیل

سنن بیہقی میں سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ عائشہ خثعمیہ حضرت حسن بن علی

کی زوجیت میں تھی۔ جب حضرت علیؓ شہید ہوئے اور حضرت حسنؓ کو خلافت ملی۔ تو خثعمیہ نے خلافت ملنے پر حضرت حسن کو مبارکباد دی۔ حضرت حسن کو یہ سخت ناگوار گذرا اور کہا کہ کیا تجھ کو حضرت علی کے قتل سے خوشی ہوئی۔ کہہ فانت طالق ثلاثا۔ جا تجھے تین طلاق

جب اس کی عدت ختم ہو گئی تو حضرت حسن نے اس کا بقیہ مہر بھیج دیا اور مزید برآں دس ہزار درہم بھیج دیے۔ اس نے یہ کہہ کر لینے سے انکار کیا متاع قلیل من حبیب مفارق۔ حضرت حسن کو جب یہ بات پہنچ گئی تو رو دیئے اور فرمایا کہ اگر میں نے اپنے جد امجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہ سنا ہوتا تو میں ضرور رجوع کر لیتا۔ ایما رجل طلق امراته ثلاثا عند الاقراء او ثلاثة مبهمة لم تحل له حتى تنكح زوجا غیره نمبر ۹

جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے حالت حیض میں یا کسی اور طرح تو وہ اس کے لئے حلال نہیں جب تک وہ دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے۔

آٹھویں دلیل

سنن بیہقی میں حضرت عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ کا صحیح اسانید کے ساتھ یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ تین طلاق دینے سے عورت مغلظہ بائنہ ہو جاتی ہے بدون حلالہ کے اس سے نکاح صحیح نہیں۔ نمبر ۱۰

نویں دلیل

امام مالک فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ یہ فتوی دیا کرتے تھے کہ تین طلاقیں دینے سے تین ہی طلاقیں واقع ہوتی ہیں اور اس کے بعد عورت مغلظہ بائنہ ہو جاتی ہے۔ (۱۱)

دسویں دلیل

علامہ زرقانی نے موطا کی شرح میں حافظ ابن عبدالبر کے حوالے سے اس پر صحابہ کرام کا اجماع نقل کیا ہے کہ تین طلاق دینے سے تین ہی واقع ہوتی ہے۔ اور صحابہ کرام کا اجماع ایک

الگ اور مستقل حجت اور دلیل ہے۔(۱۲)

چنانچہ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ

ان اهل السنة والجماعة متفقون على ان اجماع الصحابة حجة

بے شک اہل سنت والجماعت اس بات پر متفق ہیں کہ حضرات صحابہ کرام کا اجماع حجت ہے۔

تلك عشرة كاملة

علمائے عرب کا فتوی

سعودی حکومت کی طرف سے ایک مجلس اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والا... کے نام سے قائم ہے جس میں پورے ملک کے ممتاز علماء شریک ہیں جس کے تحت وہ فقہی مسائل پر اپنا آخری اور متفقہ فیصلہ دیتے ہیں اس سلسلہ میں انہوں نے بڑی لمبی بحث (جو ... صفحات پر مشتمل ہے) کرنے کے بعد اپنا یہ فیصلہ صادر کیا ہے کہ ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقیں عہد نبوی میں تین ہی سمجھی جاتی تھی اور اس پر ہمیشہ تعامل رہا ہے۔ اسی کو حضرت ... نے قانونی شکل دے دی۔ پھر چند افراد کو چھوڑ کر پوری امت اس پر عمل کرتی رہی اور آج تک کر رہی ہے۔ تمام روایتوں پر بحث کرتے ہوئے آخر میں لکھا ہے۔

القول بوقوع الطلاق الثلث بلفظ واحد ثلاثا

ایک ساتھ تین طلاق دینے سے تینوں واقع ہو جاتی ہیں۔

(مجلۃ البحوث الاسلامیۃ، المجلد الاول، العدد الثالث، رجب شعبان رمضان ۱۳۹۷ھ ص ۱۶۵)

معلوم ہوا کہ ایک لفظ اور ایک مجلس میں تین طلاق کا وقوع کتاب اللہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجماع اور حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور فقہاء صحابہؓ کے اتفاق اور امت کے تعامل سے ثابت ہے۔ علماء عرب کا فیصلہ بھی آپ نے ملاحظہ کر لیا۔ اس کے بعد اگر کوئی اس متفقہ فیصلہ اور فتوی سے روگردانی کرے گا۔ تو وہ اپنی عاقبت خود خراب کرے گا۔ تمام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ اس اجماعی فیصلہ اور فتوی کے مقابلے میں کسی کی غلط اور منفی

...کا اعتبار نہ کریں۔

والله تعالى اعلم

- السنن الكبرى للبيهقي ج ۱۱/ ۲۱۷
- سنن نسائی ج ۲/ ۹۹
- المبسوط للسرخسی ج ۶/ ۶
- الجامع لاحكام القرآن للقرطبي ج ۳/ ۱۲۹
- تفسير القرآن العظيم لابن كثير ج ۱/ ۳۵۴
- صحيح بخاري ج ۲/ ۷۹۱ صحيح مسلم ج ۱/ ۴۶۳
- السنن الكبرى للبيهقي ج ۱۱/ ۲۱۶ م ۱۵۳۲۹
- صحيح بخاري ج ۲/ ۷۹۱
- السنن الكبرى للبيهقي ج ۱۱/ ۲۱۷
- السنن الكبرى للبيهقي ج ۱۱/ ۲۲۱
- السنن الكبرى للبيهقي ج ۱۱/ ۲۱۸
- سنن ابوداؤد ج ۱/ ۲۹۹
- شرح الزرقانی علی موطا الامام مالك ج ۳/ ۲۱۷

کرمکِ شب تاب

یک ذرہ بے مایہ متاعِ نفس اندوخت
شوق ایں قدرش سوخت کہ پروانگی آموخت
پہنائے شب افروخت
وا ماندہ شعاعے کہ گرہ خورد و شرر شد
از سوزِ حیات است کہ کارش ہمہ زر شد

کل پاکستان حفاظ قرآن نونہالان اسلام کا

مقابلہ حفظ قرآن

برنامج تحفیظ قرآن کریم انٹرنیشنل اسلامک ریلیف آرگنائزیشن (رابطہ عالم اسلامی) سعودی عرب

کل پاکستان نونہالان اسلام مقابلہ حفظ قرآن کا اہتمام کر رہا ہے، جس میں درج ذیل شرائط کے حامل حفاظ کرام شرکت کر سکتے ہیں۔

شرائط شرکت

۱۔ بچہ/بچی حافظ قرآن ہو۔ ۲۔ عمر دس سال تک ہو۔

۳۔ مہتمم مدرسہ / اپنے استاد / سکول پرنسپل سے حفظ و عمر کی تصدیق اور تین عدد فوٹوز کے ساتھ درخواست دیں۔

۴۔ مدارس اپنے کم عمر حفاظ کے لیے مدرسہ کی طرف سے درخواست دے سکتے ہیں۔

انعامات

۱۔ کامیاب طلبہ کے لیے عمرے کے ٹکٹ اور سعودی عرب میں مقدس مقامات کی زیارت کا انتظام، نیز نقد انعامات۔

۲۔ کامیاب طلبہ کے مدرسین کے لئے بھی نقد انعامات ۳۔ قرآن پاک کے کیسٹ ۴۔ دیگر قیمتی انعامات

نوٹ: درخواست دینے کی آخری تاریخ 20 جون 2000ء

پہلے مرحلہ میں مختلف مقامات پر ذیلی مقابلے ہوں گے۔ آخری مقابلہ اسلام آباد میں 8 اگست کو ہوگا۔ مقابلہ میں شرکاء کے لئے آمد و رفت، قیام و طعام بذمہ ادارہ ہوگا۔

رابطہ و معلومات

مطیع الرحمن (نگران) برنامج تحفیظ قرآن کریم۔ پاکستان

پوسٹ بکس 1850 اسلام آباد پاکستان Tel :435113-4 Fax :449247

در معنی اینکہ پختگی سیرت ملیہ از اتباع آئین الٰہیہ است

در شریعت معنی دیگر مجو
غیر ضو در باطن گوہر مجو

ایں گہر را خود خدا گوہر گر است
ظاہرش گوہر بطونش گوہر است

علم حق غیر از شریعت ہیچ نیست
اصل سنت جز محبت ہیچ نیست

فرد را شرع است مرقات یقیں
پختہ تر از وے مقامات یقیں

ملت از آئین حق گیرد نظام
از نظام محکمے خیزد دوام

قدرت اندر علم او پیدا ستے
ہم عصا و ہم ید بیضاستے

اخبار الجامعہ

... کی تیسری ماہانہ تعلیمی میٹنگ میں چند امور کا تذکرہ:-

یہ میٹنگ دفتر اہتمام میں بتاریخ ۲ جون بروز اتوار منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت کلام ... کے بعد سب سے پہلے تعلیمی جائزہ نمبر ۳ میں ۵۰ فیصد سے کم نمبر لینے والے طلبہ کی ... کے اسباب اور مستقبل میں کامیاب بنانے پر غور و خوض ہوا۔

واضح رہے کہ تین جائزوں کے بعد جامعہ میں چھار نیم ماہی امتحان ہوا کرتا ہے۔ ... کے ساتھ تینوں جائزوں کے نمبرات بھی جمع کیے جاتے ہیں۔ یوم سرپرستان کے موقع ... میں اول دوم اور سوم آنے والے طلبہ کو جامعہ کی طرف سے انعامات دیے جاتے ہیں۔

... معمول کے مطابق یہ فیصلہ ہوا کہ ۱۲ جون بروز پیر امتحان شروع کیا جائے گا۔ یہ امتحان ... دن تک جاری رہے گا۔ جس میں صبح اور ظہر کے وقت تین تین گھنٹے تحریری پرچہ ہوگا۔ ... دن تقریری امتحان ہوگا۔

تعطیلات:- چھٹیوں کے بارہ میں طے یہ ہوا کہ امتحان ختم ہونے کے بعد جامعہ میں ۱۷ ... کو چھٹیاں شروع ہو جائیں گی جو ۳۰ جون بروز جمعہ ختم ہو جائیں گی۔ ... دن شام کو طلبہ کی حاضری بھی ہوگی جبکہ یکم جولائی بروز ہفتہ اسباق شروع ہوں گے۔

یوم سرپرستان:- ہر سال جامعہ میں یوم سرپرستان کی تقریب منعقد کی جاتی ہے۔ ... سال تقریب کی تاریخ ۳۰ جولائی بروز اتوار متعین کی گئی۔ بوقت صبح نو بجے تقریب کا آغاز ہوگا ... کی نماز تک تقریب جاری رہے گی۔ اس میں تقریری مقابلے کے علاوہ تحریری مقابلہ بھی ... گا۔

"مجلس البحوث الاسلامیہ کا قیام"

جامعہ عثمانیہ پشاور میں موجودہ اور پیش آمدہ جدید مسائل کے حل کے لئے "مجلس

البحوث الاسلامیہ" کے نام سے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جس کے صدر جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن مدظلہ اور منتظم حضرت مولانا مفتی نجم الرحمٰن صاحب ہوں گے۔

اس کمیٹی کی سرپرستی کے لئے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے سابق شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب مدظلہ سے درخواست کی جائے گی۔ معاشرہ کے اہم جدید مسائل کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے متعلقہ ماہرین کی خدمات حاصل کر کے قرآن حدیث اور فقہاء کرام کے اقوال کی روشنی میں اس کا صحیح اسلامی حل پیش کرنے کی حتی المقدور کوشش کی جائے گی اس کے بعد افادہ عام کے لئے رسالہ العصر میں اس کی اشاعت ہوگی۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ ایسے جدید اور اہم مسائل کی نشاندہی کر کے العصر کے نام خط کے ذریعے ارسال کریں۔

مناسب فیس سے دانت کے علاج و معالجہ کے لئے ماہر با اعتماد معالج اور خدمت خلق کے حسین جذبہ سے سرشار عملہ کی خدمات حاصل کرنے کے لئے بہترین مرکز

چمکنی ڈینٹل کلینک

Chamkani Dental Clinic

نزد شوال ہوٹل چوک سکندر پورہ پشاور شہر

فون: 220048

بنوں برانڈ ٹریڈ مارک معیار میں اعلیٰ

توابل الادم

سولہ (١٦) اجزاء مجموعہ

بنوں

سالن مصالحہ

مرچ سرخ، دھنیا، ہلدی، لہسن، ...، زیرہ، کالی مرچ

دار چینی، جلوتری، الائچی کلاں، امچور، ...ار دانہ، تیز پتہ

جائفل، لونگ، اور ٹماٹر پاؤڈر

تیار کردہ:۔ حاجی مقبول الرحمٰن، شافیاز خان

گل آباد کالونی دلہ زاک روڈ پشاور۔ پاکستان